دین اسلام کے سپاہی

نماز (مترجم)

تالیف

خادمِ دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چانسہ) سکیم لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

اسم ذات کے قطعہ مبارک کو اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ترتیب دیا اور خوش خط نقش و نگار سے مزین فرمایا اور آپ کے برادر حقیقی قطب الاقطاب حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب علیہ الرحمہ نے خصوصی طور پر قطب جلی پیر طریقت امین علم لدنی حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو عطا فرمایا اور آپ کی طرف سے بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور نے برادران طریقت اور احباب کیلئے شائع کیا۔

خیر اندیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنزالایمان)

نماز (مترجم)

مع ضروری مسائل

مرتبہ خادم دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''نماز مترجم مع ضروری مسائل''

مرتب : منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور-

کمپوزر و ڈیزائنر : محمد عثمان علی یوسفی، حافظ محمد عظیم احمد یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپوزنگ سینٹر 0300-4274936

پروف ریڈنگ : مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی، علامہ محمد شفقت یوسفی

علامہ حافظ محمد رضوان انور یوسفی، مفتی علامہ محمد آصف یوسفی

ہدیہ : ۸۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)

مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای-میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	جملہ حقوق۔	۲
۲۔	فہرست مضامین۔	۳
۳۔	عرضِ حال۔	۶
۴۔	ایمان کی صفات۔ ایمانِ مجمل۔ ایمانِ مفصّل۔	۷
۵۔	شش کلمے۔ پہلا کلمہ طیّب۔ دوسرا کلمہ شہادت۔	۸
۶۔	تیسرا کلمہ تمجید۔ چوتھا کلمہ توحید۔	۸
۷۔	پانچواں کلمہ اِستغفار۔	۹
۸۔	چھٹا کلمہ ردِّ کفر۔	۱۰
۹۔	وُضو۔	۱۱
۱۰۔	وضو کے فرائض۔ وضو کی سنتیں۔ وضو کے مستحبات۔	۱۲
۱۱۔	اِن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ چند ضروری مسائل۔	۱۳
۱۲۔	غُسل۔	۱۳
۱۳۔	تیمّم۔ اَذان۔	۱۴
۱۴۔	جوابِ اَذان۔ دُعا بعد از اَذان۔	۱۶
۱۵۔	نماز۔	۱۷
۱۶۔	اَوقاتِ نماز۔	۱۸
۱۷۔	نقشہ رکعاتِ نماز۔ جن اَوقات میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔	۱۹
۱۸۔	نماز کی ضروری اِصطلاحات۔	۱۹
۱۹۔	شرائطِ نماز۔	۲۰
۲۰۔	فرائضِ نماز۔ نماز کس طرح پڑھنی چاہیے؟	۲۱

۲۱۔	جماعت سے پہلے اِقامت۔ تکبیرِ تحریمہ کے بعد کیا پڑھنا ہے؟	۲۲
۲۲۔	ثناء۔	۲۲
۲۳۔	تعوذ۔ تسمیہ۔	۲۴
۲۴۔	سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ الاخلاص۔	۲۵
۲۵۔	سورۃ الفلق۔ سورۃ الناس۔ تسبیح رکوع۔	۲۶
۲۶۔	تسمیع۔ تحمید۔	۲۷
۲۷۔	رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ سے زیادہ حصہ "مستحب"۔	۲۷
۲۸۔	سجدہ کی تسبیح۔	۲۸
۲۹۔	دو سجدوں کے درمیان (یعنی جلسہ میں) دُعا "مستحب"۔	۲۸
۳۰۔	تشہد۔	۲۹
۳۱۔	دُعا بعد از دُرود شریف (سُنّت)۔ نماز میں دُعا۔	۳۲
۳۲۔	نماز کے بعد مختلف اذکار اور دُعائیں۔ آیۃ الکرسی۔	۳۳
۳۳۔	وِتر۔ دُعائے قنوت۔	۳۸
۳۴۔	واجباتِ نماز۔	۳۹
۳۵۔	سنتیں۔	۴۰
۳۶۔	مستحبات۔	۴۵
۳۷۔	مفسداتِ نماز۔	۴۶
۳۸۔	مکروہاتِ نماز۔	۴۹
۳۹۔	سجدہ سہو کا بیان۔	۵۳
۴۰۔	عورتوں کی نماز۔	۶۰
۴۱۔	کچھ اور مسائل۔	۶۱
۴۲۔	سُنّتِ مؤکدہ۔ سُنّت غیر مؤکدہ۔ سُنّتِ مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ۔	۶۲

WWW.SEEDHARASTAH.COM

۴۳۔	سُنّت غیرِ مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ۔	۶۳
۴۴۔	جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔نمازِ تراویح کی تسبیح۔	۶۳
۴۵۔	تسبیح تراویح۔	۶۳
۴۶۔	(مسبوق) بعد میں آنے والا نمازی۔	۶۴
۴۷۔	نمازِ جنازہ۔ثناء۔دُرود شریف۔	۶۵
۴۸۔	نمازِ جنازہ میں دُعا۔مرد عورت کیلئے دُعا۔	۶۶
۴۹۔	نابالغ لڑکے کے لئے دُعا۔نابالغہ لڑکی کے لئے دُعا۔	۶۷
۵۰۔	نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا۔	۶۷
۵۱۔	نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنے کا حکم۔	۶۸
۵۲۔	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ۔	۶۹
۵۳۔	تنبیہ۔میّت کو قبر میں رکھتے وقت۔دُعا۔	۷۰
۵۴۔	قبر بن جانے کے بعد۔نمازِ عیدین۔	۷۱
۵۵۔	تکبیر تشریق۔	۷۲
۵۶۔	تحیۃ الوضو کے نفل۔تحیۃ المسجد۔نمازِ اشراق۔	۷۳
۵۷۔	چاشت کی نماز۔نمازِ حاجت۔	۷۴
۵۸۔	نمازِ تسبیح۔	۷۵
۵۹۔	شب برأت میں پڑھی جانے والی نماز۔	۷۶
۶۰۔	صلوٰۃ الخیر۔نمازِ اوّابین۔	۷۷
۶۱۔	نمازِ استخارہ پڑھنے کا طریقہ اور دُعا۔	۷۸
۶۲۔	نمازِ تہجد۔	۸۰
۶۳۔	سجدۂ تلاوت۔نمازِ قصر۔	۸۱
۶۴۔	نمازِ جمعہ کی شرائط۔مسجد حرام میں نماز۔ضمیمہ۔	۸۲
۶۵۔	مسنون دُعائیں۔	۸۷

عرضِ حال

سرکارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔'' یعنی مجھے نماز ہی میں سرور حاصل ہوتا ہے۔

نماز دین کا ستون ہے۔ شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ افضل جہاد ہے۔ نماز دِل کا نور ہے۔ آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ نماز اِنسان کو ہر بُرائی اور بے حیائی سے بچا لیتی ہے۔ تمام عبادات سے پیاری اور اہم عبادت نماز ہے۔ جس کے بارے میں کل قیامت کے دن سب سے پہلے پوچھ ہوگی۔

آج نمازِ پنجگانہ کی اَدائیگی میں اِنتہائی لاپرواہی اور غفلت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ اکثر تو ویسے ہی نماز اَدا نہیں کرتے جبکہ جو لوگ نماز اَدا کرتے ہیں' اُن میں اکثر اَیسے لوگ دیکھے جاتے ہیں جو نماز کی ادائیگی میں بے اِحتیاطی کا شکار ہیں۔ ارکان کی تعدیل اور رکوع و سجود کی صحت کا کم ہی خیال کرتے ہیں۔

بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے مختلف کتبِ احادیثِ مبارکہ اور کتبِ فقہ سے نماز مترجم کو ضروری مسائل کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اِس نماز مترجم مع ضروری مسائل میں جن دُعاؤں اور تسبیحات کو بیان کیا گیا ہے' اُن کے حوالہ جات اور تفصیل بندۂ ناچیز کی کتاب آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں اور آدابِ دُعا اور اوقاتِ قبولیت میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ (یہ کتابیں جامع مسجد نگینہ' A-977' بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور سے منگوائی جا سکتی ہیں۔)

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اپنے محبوبِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے ہم سب کو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو تمام فرائض' شرائط' واجبات' سنن اور مستحبات کی پابندی کے ساتھ ارکان کی تعدیل کا دھیان رکھتے ہوئے باجماعت اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)!

طالبِ دُعا

ناچیز منیر احمد یوسفی عفی عنہ

اِیمان کی صفات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِیمانِ مجمل اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسۡمَآئِہٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ (عزوجل) پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور

صِفَاتِہٖ وَ قَبِلۡتُ جَمِیۡعَ اَحۡکَامِہٖ اِقۡرَارٌ

صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اُس کے تمام احکامات کو

بِاللِّسَانِ وَ تَصۡدِیۡقٌ بِالۡقَلۡبِ ط

زبان کے اِقرار اور دِل کی تصدیق کے ساتھ قبول کیا۔

اِیمانِ مفصّل اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ (عزوجل) پر اور اُس کے فرشتوں پراور اُس کی کتابوں پر اور

رُسُلِہٖ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَ شَرِّہٖ

اُس کے رسولوں (علیہم السّلام) پراور قیامت کے دِن پراور اِس پر کہ نیکی اور بدی

مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ ط

(حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔

شش کلمے

پہلا کلمہ طیّب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (ﷺ) اللہ (ﷻ) کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اُس کا کوئی

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ (ﷻ) کے بندے اور اُس کے رسول (ﷺ) ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ

اللہ (ﷻ) پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ (ﷻ) کے لئے ہیں اور اللہ (ﷻ) کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ (ﷻ) سب سے بڑا ہے۔ اور کسی کو اللہ (ﷻ) کی

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی ہمت اور بُرائی سے بچنے کی طاقت نہیں۔ وہ بلند مرتبہ اور عظیم ہے۔

چوتھا کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں

WWW.SEEDHARASTA.COM

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ

بادشاہت اُسی کی ہے، ہر تعریف اُسی کیلئے ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور

هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ عظمت اور بزرگی والا ہے۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

سب بھلائیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

میں اللہ (عزوجل) سے بخشش طلب کرتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر اُس گناہ

اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ

سے جو گناہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے یا غلطی سے، چھپ کر کیا ہے یا کھلے عام۔

اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ

میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس

الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ

گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔ بیشک غیب کی باتوں کا تو ہی جاننے والا ہے اور عیبوں

سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا

کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور کسی کو اللہ (عزوجل) کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

ہمت اور بُرائی سے بچنے کی طاقت نہیں وہ بلند مرتبہ اور عظیم ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ

یا اللہ (ﷻ) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اِس بات سے کہ

اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ

شریک کروں تیرے ساتھ کسی کو، اور میں جانتا ہوں کہ تیرا کوئی شریک نہیں اور

اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ

معافی چاہتا ہوں اُس (گناہ) سے جس کو میں نہیں جانتا۔ توبہ کی میں نے اُس سے اور

تَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَ

میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں کفر اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور

الْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَ الْفَوَاحِشِ وَ

بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کی باتوں سے اور

وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ

تہمت سے اور تمام نافرمانیوں سے اور میں اِسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ (ﷻ) کے رسول (ﷺ) ہیں۔

وُضو

نماز پڑھنے سے پہلے وُضو کرنا شرط ہے۔ پاک صاف پانی سے وضو کیا جائے۔
وضو شروع کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھنی چاہیے۔ پہلے دونوں
ہاتھ کلائیوں تک اچھی طرح تین بار دھوئے جائیں۔ تین مرتبہ کلی کی جائے اور مسواک
کر لی جائے کہ مسواک کرنا سُنّت ہے۔ (اور یہ سُنّت وضو کی ہے نہ کہ نماز کی) جو
نماز مسواک والے وضو سے ادا کی جائے گی اُس کا ثواب ستر (۷۰) گنا زیادہ ہوگا۔ اگر
مسواک نہ ہو تو اُنگلی سے دانت صاف کیے جائیں۔ پھر تین دفعہ دائیں ہاتھ سے ناک
میں پانی ڈالا جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک کو صاف کیا جائے۔ پھر چہرے کو پیشانی کے
بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھویا جائے ایسا
تین بار کیا جائے۔ پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ کہنیوں سمیت دھویا جائے اور پھر سر، کانوں
اور گردن کا مسح کیا جائے۔ آخر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے جائیں۔
وضو کرتے ہوئے مردوں اور عورتوں سب کو ہاتھوں اور پیروں کی اُنگلیوں اور مردوں کو ڈاڑھی
کا خلال بھی کرنا چاہیے۔ وضو میں کوئی عُضو خشک نہیں رہنا چاہیے۔ نیز ایک عُضو کے خشک
ہونے سے پہلے دوسرا عُضو دھو لینا چاہیے۔ وضو اِس طرح کیا جائے کہ اعضائے وضو کا
پانی یعنی چھینٹیں نہ تو اپنے کپڑوں پر پڑیں اور نہ ہی دوسرے وضو کرنے والوں پر پڑیں۔
وضو کر لینے کے بعد کلمہ شہادت پڑھا جائے۔

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ

میں گواہی دیتا ہوں اللہ (جل جلالہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ ؕ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

پھر یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ

اے اللہ (عزوجل) مجھے توبہ کرنے والوں میں کردے اور مجھے پاک رہنے والوں

الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ط

اور اپنے صالح بندوں میں سے کر دے۔

وُضو کے فرائض

یہ چار ہیں۔ 1 منہ دھونا 2 دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا 3 چوتھائی سر کا مسح کرنا اور 4 دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔ اِن کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔

وُضو کی سنتیں

پہلے نیت کرنا۔ بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرنا۔ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔ مسواک کرنا۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی چڑھانا۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا پورے سَر کا مسح کرنا۔ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ پے در پے وضو کرنا اِس طرح کہ دوسرا حصہ سوکھنے نہ پائے۔ ترتیب قائم رکھنا۔ ہر دھونے والے عُضو کو تین بار دھونا۔

وُضو کے مستحبات

گردن کا مسح کرنا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ پاک اور اُونچی جگہ بیٹھنا۔ پانی بہاتے وقت اَعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔ بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لینا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا۔

اِن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے

پاخانہ' پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا، خون پیپ زدہ پانی کا نکل کر بدن پر بہہ جانا' منہ بھر کر قے کرنا' سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا' نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا' کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا' دُکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

چند ضروری مسائل

وُضو کرنے کے دوران اگر ہوا خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو پھر نئے سرے سے وضو کرے' وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔ بغیر وضو کے قرآنِ پاک کو چھونا جائز نہیں' جنبی کو سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سُنّت ہے۔ خون یا پیپ نکل کر بہے نہیں تو وضو نہیں جاتا اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی ہو یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہو یا ہوا خارج ہوتی ہو تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے' اُس کی نماز ہو جائے گی کیونکہ وہ معذور ہے جب تک وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔

غُسل

اگر غُسل کی حاجت ہو تو غُسل کیا جائے۔ غُسل کرنے سے پہلے اِستنجا کیا جائے۔ اگر جسم پر کوئی گندگی یا غلاظت ہو تو اُسے صاف کیا جائے۔ اِس کے بعد سُنّت کے مطابق وضو کیا جائے پھر غُسل کیا جائے۔ غسل میں کم از کم تین بار سارے جسم پر اس طرح پانی بہایا جائے کہ جسم کا ایک بال بھی خشک نہ رہے۔ اگر غُسل کرنے والا روزہ سے نہ ہو تو تین بار غرغرہ کیا جائے اور تین بار ناک میں اچھی طرح پانی چڑھایا جائے۔ روزہ کی حالت میں غرغرہ محتاط انداز سے کیا جائے۔

تیمّم

بعض صورتوں میں جب کہ پانی نہیں ملتا یا کوئی ایسی بیماری لاحق ہوجاتی ہے اور پانی کو ہاتھ لگانے سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے تو تیمّم کرلینا چاہیے۔ تیمّم کی نیت کرکے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں مع اُنگلیاں ایک بار مٹی پر ماریں یا قدرتی پتھر پر رگڑیں، مٹی پر ایک بار ہاتھ مارنے کی صورت میں ہاتھوں کو جھاڑ کر منہ پر ملیں پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر یا پتھر پر رگڑ کر بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت ملیں۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُن سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر غُسل کی حاجت ہو اور پانی استعمال نہ کیا جا سکتا ہو تو غُسل اور وضو کے لئے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔

اذان

اذان، نماز کے لئے اِطلاع کرنے کا اِسلامی طریقہ ہے۔ اذان قبلہ رو کھڑے ہوکر پکاری جاتی ہے۔ اذان اُس وقت پکاری جاتی ہے جب کسی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ اذان صرف مسلمان مرد پکارتا ہے۔ اذان یہ ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے　　اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے　　اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط

آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نماز کی طرف۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

آؤ کامیابی کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط

اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے۔ اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

مؤذن جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہے تو اپنا منہ تھوڑا سا دائیں طرف پھیرے اور جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو قدرے بائیں جانب منہ موڑ لے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد مؤذن دو مرتبہ کہے۔ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ”نماز نیند سے بہتر ہے“۔

جوابِ اذان

اذان خاموشی سے سننی چاہیے۔ آپس میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

اذان سننے والے وہی کلمات دہرائیں جو مؤذن کہتا ہے۔ جب حضور ﷺ کا نام مبارک آئے تو دُرود شریف پڑھیں اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں کو لگائیں اور ساتھ یہ بھی کہیں قُرَّةُ عَینِی بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ”اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ (ﷺ) سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر کہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ”گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی مدد سے ہی ہے۔ جو بلند مرتبہ اور بہت عظیم ہے۔“

فجر کی اذان میں جب اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنا جائے تو اُس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے اذان کے اختتام پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جواب میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ بعض سادہ لوگ جب مؤذن یا مکبّر کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پکارتے ہوئے سنتے ہیں تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہیں اِن سادہ لوح لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا جواب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ جو لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سن کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہیں وہ محبت بھرے سادہ لوح لوگ اپنی طرف سے کہتے ہیں کہ ہم کلمہ طیبہ کو پورا کرتے ہیں اُن کی محبت اپنی جگہ درست ہے مگر جب مؤذن یا مکبّر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں تو رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ارشادِ پاک کے مطابق سننے والوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی کہنا چاہیے۔

دُعا بعد از اذان

اذان ختم ہو تو دُرود وسلام پڑھا جائے پھر یہ دُعا کی جائے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ

اے اللہ (عزوجل) اس پوری پکار اور اس نماز کے مالک

الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَ

جو قائم رہنے والی ہے۔ عنایت فرما' ہمارے آقا (حضرت) محمد (ﷺ) کو جنت میں وسیلہ اور

الْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

فضیلت اور بلند درجہ ' اور اُن کو فائز فرما شفاعت کے مقام

مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ

محمود پر جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں بھی اُن کی شفاعت نصیب فرما

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

قیامت کے روز۔ بلاشبہ تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

نماز

قرآنِ مجید میں نماز کی بہت تلقین کی گئی ہے۔ نماز انسان کو برائیوں اور بے حیائیوں سے بچاتی ہے۔ جسمانی صفائی کے ساتھ یہ دل کی صفائی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ نماز غریب وامیر کی تمیز کو ختم کر دیتی ہے۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

نماز کا مقصد اللہ عزوجل کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اِس میں اِس بات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے کہ انسان جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اُسے یقین ہو کہ وہ اللہ ربّ العزت کے سامنے کھڑا ہے۔ اور اللہ عزوجل اُس کی تمام اندرونی اور بیرونی خواہشات اور اعمال کو جانتا ہے۔ نماز کا مقصد ایک مسلمان کو سچا، پکا مومن

اور پرہیزگار بنانا ہے۔ پرہیزگار وہ ہے جو ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اور اُس کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَحکام پر پوری توجہ سے عمل کرے۔ اگر اُس میں خلوص اور نیک نیتی نہ ہوگی تو یہ منافقت ہوگی جسے رَبِّ کائنات ہرگز پسند نہیں فرماتا۔

نماز میں عربی زبان میں وہی کچھ پڑھا جاتا ہے جس کی اِجازت ہے۔ کسی دوسری زبان میں یا عربی کا ترجمہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ اگرچہ اِسلام تمام دُنیا کے لئے ہے۔ لیکن دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک ملّت بنانے کے لئے نماز کا عربی ہی میں اَدا کرنا ضروری ہے۔ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے نمازی کو اُس کے معانی سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔

اَوقاتِ نماز

نمازِ فجر: طلوعِ صبح صادق کے وقت سے سورج طلوع ہونے سے پہلے تک۔

نمازِ ظہر: نصف النہار سے لے کر دوپہر کے بعد جب سورج مغرب کی طرف اِتنا چلا جائے کہ آدمی کا سایہ اُس کے قد سے دوگنا ہوجائے۔

نمازِ عصر: آدمی کا سایہ اُس کے قد سے دوگنا ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے سے قبل تک۔

نمازِ مغرب: سورج غروب ہوجانے کے بعد جب اَبھی سفیدی موجود ہو۔ یعنی سیاہی پھیلنے سے پہلے تک۔

نمازِ عشاء: رات کی سیاہی پھیلنے کے بعد مکمل اندھیرا ہوجانے سے لے کر طلوعِ صبح صادق تک۔

نقشہ رکعات نماز

نام نماز	سنّت	فرض	سنّت	نفل	وتر	نفل	تعداد رکعت
فجر	2 مؤکدہ	2	----	----	---	---	4
ظہر	4 مؤکدہ	4	2 مؤکدہ	2	---	---	12
عصر	4 غیرمؤکدہ	4	----	----	----	---	8
مغرب	----	3	2 مؤکدہ	2	----	---	7
عشاء	4 غیرمؤکدہ	4	2 مؤکدہ	2	3	2	17
جمعہ	4 مؤکدہ	2	4+2 مؤکدہ	2	----	-----	14

جن اَوقات میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے

۱ جب سورج طلوع ہورہا ہو۔

۲ جب سورج نصف النہار یعنی سر پر ہو۔

۳ جب سورج غروب ہورہا ہو۔

نماز کی ضروری اِصطلاحات

نیّت: جو بھی نماز پڑھنی ہو اُس کی نیت کرنا۔

تکبیرِ تحریمہ: پہلی تکبیر ہے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کی لَوؤں تک لے جانا اور پھر دونوں ہاتھ نیچے لاکر مردوں کا ناف کے نیچے باندھنا اور عورتوں کا کندھوں تک دونوں ہاتھوں کو اُٹھانا اور سینے پر باندھنا۔

قیام: قبلہ رُخ کھڑے ہونا۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

رکوع: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر جھکنا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

قومہ: رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا۔

سجدہ: رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنا۔

جلسہ: دو سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا، جلسہ کہلاتا ہے۔

قعدۂ اُولیٰ: دو رکعت کے بعد تشہد کے لئے بیٹھنا۔

قعدۂ اُخریٰ: نماز میں آخری مرتبہ بیٹھنا جب نماز ختم ہو رہی ہو۔

شرائطِ نماز

۱ طہارت طہارت میں مندرجہ ذیل تین چیزیں شمار ہوتی ہیں۔ جسم کا پاک ہونا۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔ (وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ)۔ جگہ کا پاک ہونا۔

۲ سترِ عورت مردوں کے لئے ناف سے گھٹنوں تک جبکہ عورت کیلئے ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے سوا تمام جسم ستر ہے۔ عورت کے لئے اَوڑھنی بھی شرطِ نماز ہے۔

۳ استقبالِ قبلہ قبلہ رو ہونا۔

۴ وقت اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؐ
"بے شک نماز ایمان والوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔"

۵ نیّت اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ جس وقت کی نماز پڑھی جا رہی ہو اُس کا دِل میں اِرادہ کرنا۔

۶ تکبیرِ تحریمہ نماز شروع کرنے کے لئے تکبیرِ تحریمہ کہنا۔

فرائضِ نماز

۱ تکبیرِ تحریمہ: نماز شروع کرنے کے لئے تکبیرِ تحریمہ کہنا۔

۲ قیام: فرض اور واجب نماز میں اُتنی دیر کھڑے رہنا جس قدر فرض قرأت کی جا سکے۔

۳ قرأت: قرأت اِس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں اتنا ضرور ہے کہ خود سُنے۔ (مطلقاً ۳ آیاتِ مبارکہ یا ایک بڑی آیتِ مبارکہ جو تین آیاتِ مبارکہ کے برابر ہو کی تلاوت فرض ہے)

۴ رکوع: جھکنے کی حالت میں اپنے سر اور کمر کو اِس طرح جھکانا کہ گھٹنے تک ہاتھ پہنچ جائیں اور سر، کمر اور پشت ایک سیدھ میں رہیں۔

۵ سجدہ: رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے (یعنی قومہ) کے بعد سجدہ کرنا (زمین پر چہرہ یعنی ناک و پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے جمانے کی حالت)۔

۶ ایک اُنگلی کا پیٹ زمین پر لگنا۔

۷ دوسرا سجدہ کرنا۔

۸ آخری قعدہ: ہر نماز کی ساری رکعتیں پڑھ کر اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ لے (ایسے ہی بیٹھنا جیسے قعدہ اولیٰ میں بیٹھتے ہیں)۔

۹ خروج بِصُنعِہٖ: خروجِ بِصُنعِہٖ یعنی قعدہ اُخریٰ کے بعد سلام و کلام کرنا۔

نماز کس طرح پڑھنی چاہیے؟

دن رات میں ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد اور عورت پر پانچ وقت کی نماز پڑھنی فرض ہے۔ یعنی (۱) فجر، (۲) ظہر، (۳) عصر، (۴) مغرب، (۵) عشاء۔

نماز خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی ہے۔ کوئی ملک ہو کوئی سمت ہو نماز کے وقت نمازی کا منہ خانہ کعبہ کی طرف ہونا چاہیے۔ اِس سے دُنیا کے مسلمانوں میں اِتحاد، اِتفاق، یک جہتی اور ایک مِلّت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

جماعت سے پہلے اِقامت

جب نماز باجماعت کا وقت ہو جائے تو مکبّر اِمام کے دائیں جانب کھڑا ہو کر قدرے بلند آواز سے تکبیر پڑھے۔ اِس میں اذان کی طرح تمام کلمات دو دو مرتبہ پکارے جاتے ہیں۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ پکارا جاتا ہے۔ یعنی ''جماعت کھڑی ہوگئی ہے''۔ نمازی حضرات اُس وقت کھڑے ہوں جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے۔

اَب جو بھی نماز ہو اُس کی نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کی لو وں تک لے جاتے ہوئے اِمام کے ساتھ مقتدی بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں (اسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں) تکبیرِ تحریمہ کے بعد اِمام اور ہر مقتدی آہستہ آواز سے ثناء پڑھے۔

تکبیرِ تحریمہ کے بعد کیا پڑھنا ہے؟

۱---- اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے۔ تو پڑھتے:

ثناء سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ

اے اللہ (ﷻ) ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا نام بہت

اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ ہر فرض نماز اور نفل نماز اِس سے شروع فرماتے

تھے۔ فقہاءِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اِس پر عمل ہے۔ بڑے بڑے علمائے اُمّت اور فقہائے عظام حضرات اِمام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، اِمام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ تعالیٰ، اِسی پر عامل تھے۔ تابعین عِظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی معمول تھا۔ یہ حدیث اُمّ المؤمنین حضرت سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن مطعم اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرھم سے بہت سی اَسناد سے مروی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئمہ مجتہدین اور علمائے اُمّت کے عمل سے قوی ہے، صاحبِ مسلم نے اِسے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲--- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرِ تحریمہ اور قرأت کے درمیان کسی قدر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیرِ تحریمہ اور تلاوت شریف کے درمیان خاموشی کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس میں کیا فرماتے ہیں؟ (کیا پڑھتے ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس میں پڑھتا ہوں۔ (اُمّت کی تعلیم کے لئے)

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا

الٰہی میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دُوری کر دے جیسی

بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ

تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دُوری کی ہے۔ الٰہی

نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ

مجھے خطاؤں سے ایسے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا

الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ

میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ الٰہی میری خطائیں

خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ط

پانی اور برف اور اَولوں سے دھو دے۔

(یعنی مجھے اپنی مغفرت اور رحمت کے ٹھنڈے پانی سے غسل دے کہ جس سے طہارت بھی حاصل ہو۔ اِن جیسی تمام دُعاؤں میں ہم لوگوں کو تعلیم دینا مقصود ہے اور اپنی طرف سے بارگاہِ ربِّ ذوالجلال والاکرام میں اِظہارِ نیاز مندی کا بہترین نمونہ ہے)۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر طرح طیّب وطاہر ہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی شان بہت بلند وبالا ہے۔ آپ ﷺ وَیُزَکِّیۡهِمۡ کی شان رکھتے ہیں۔ نگاہِ کرم سے پاک فرماتے ہیں۔

محولہ بالا دونوں مقدس تسبیحات میں سے جو چاہیں پڑھ لیں۔

مقتدی حضرات ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔ جبکہ اِمام صاحب تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ شریف کے ساتھ کوئی اور سُورت بھی پڑھیں گے۔ جب کوئی شخص اَکیلا نماز پڑھے گا تو وہ تعوذ' تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور کوئی اور سورت بھی پڑھے گا۔ سب کلمات آہستہ اور اِتنی آواز سے پڑھے کہ اُس کی آواز اُس کو سنائی دے۔ نمازِ فجر' مغرب اور عشاء میں جماعت کی صورت میں اِمام صاحب پہلی دو رکعات میں قرأت اونچی آواز سے کریں گے جبکہ ظہر اور عصر میں آہستہ آواز میں قرأت کریں گے۔

تعوذ — اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ط

میں اللہ (عزوجل) کی پناہ چاہتا ہوں 'شیطان مردود سے۔

تسمیہ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اَب اِمام صاحب سورۂ فاتحہ (یعنی الحمد شریف) پڑھ کر کوئی سورت یا قرآنِ

مجید کی چند آیاتِ مبارکہ پڑھیں گے۔

سورۃ الفاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ

ہر قسم کی تعریفیں اللہ (عزوجل) ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ

نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ عزوجل) ہم تیری ہی عبادت کریں اور

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ

تجھ سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

ایسے لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے، نہ کہ اُن لوگوں کے راستے پر جن

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ

پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر چلا۔ (یا اللہ دُعا قبول فرما)۔

اِس کے بعد نیچے دی ہوئی سُورتوں میں سے کوئی ایک سُورت یا قرآنِ مجید میں سے کوئی سی سُورت یا چند آیاتِ مبارکہ پڑھی جائیں۔

سورۃ الاخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ

اے نبی صلی اللہ علیک وسلم) فرمادیں کہ وہ اللہ (عزوجل) ایک ہے اللہ (عزوجل) بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اُس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی بھی اُس کے برابر نہیں"۔

سورۃ الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں) فرمائیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔

خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ

تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجائے اور گرہوں پر دم کرنے

النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۚ

والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والوں کے شر سے' جب وہ حسد کرنے پر آجائیں"

سورۃ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں) فرمائیں کہ میں لوگوں کے رب، لوگوں کے

النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ

بادشاہ، لوگوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، اُس وسوسے ڈالنے والے، پیچھے ہٹ

الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ

جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۚ

جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

بعد ازیں امام صاحب اور مقتدی یا منفرد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور تین بار پڑھیں۔

تسبیح رکوع

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۙ

"پاک ہے میرا رب جو بہت بزرگ ہے"۔

امام صاحب رکوع سے اُٹھتے ہوئے کہیں۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

''سنتا ہے اللہ (ﷻ) اُس شخص کو جو اُس کی تعریف کرے''۔

مقتدی (آہستہ سے) کہیں۔

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

''اے ہمارے رب سب تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں''۔

اگر انسان اکیلا نماز پڑھتا ہو تو رکوع سے اُٹھتے وقت کہے **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** اور سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد کہے **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ**۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ سے زیادہ حصہ ''مستحب''

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے رکوع سے سرِ انور اُٹھایا تو فرمایا: **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا

اے ہمارے ربّ اور تیرے ہی لئے بہت حمد

كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ط

ہے طیّب برکت والی حمد''۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ابھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ جس شخص نے یہ کلمات پڑھے تھے اُس نے عرض کیا میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے چند اور تیس فرشتوں کو دیکھا کہ اُن میں جلدی کر رہے ہیں کہ پہلے اُن کو کون لکھے''۔

خصائص (۱) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بحالتِ نماز جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فرشتوں کے حالات دیکھ لیتے ہیں' ایسے ہی اُن کے کلمات کو بھی سن لیتے ہیں اور یہ دیکھنا اور سننا آپ ﷺ کے خشوع وخضوع میں خلل نہیں ڈالتا کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا قلبِ مبارک ایسا بنایا گیا کہ بیک وقت خالق کی بھی سنے اور مخلوق کی بھی۔ خالق سے انوار وتجلیات لیتا رہے اور مخلوق کو دیتا رہے۔ (۲) مقتدی نے آہستہ آواز سے محولہ بالا کلمات پڑھے مگر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُنہیں سن لیا۔ آپ ﷺ کا پوچھنا دوسروں کو سنانے کے لئے تھا۔ (۳) ہر فرشتہ یہ چاہتا تھا کہ پہلے میں لکھ کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کردوں تاکہ مجھے قربِ الٰہی نصیب ہو۔ یہ فرشتے نامۂ اَعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں۔

مسئلہ: فرض نمازوں میں محولہ بالا کلمات قومہ میں کہنا مستحب ہے۔

اب اِمام صاحب اور مقتدی حضرات یا تنہا نماز پڑھنے والے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور زمین پر پیشانی، ناک' دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے اَنگوٹھے اور اُنگلیاں اور دونوں ہاتھ رکھ کر سجدہ کریں اور یہ تسبیح تین مرتبہ پڑھیں۔

سجدہ کی تسبیح **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**

"پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے اعلیٰ ہے"۔

تین مرتبہ تسبیح پڑھ کر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر سجدے سے اُٹھیں اور تھوڑی دیر بیٹھیں' اِسے جلسہ کہتے ہیں۔ اَب پھر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر دوسرے سجدہ میں چلے جائیں اور اُوپر والی تسبیح تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر کھڑے ہوجائیں اور دوسری رکعت ادا کریں اور رکوع وسجود کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھیں۔

دو سجدوں کے درمیان (یعنی جلسہ میں) دُعا "مستحب"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دُعا فرماتے تھے: (تعلیم اُمت کے لئے)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَ

الٰہی مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھ کو ہدایت عطا فرما، اور

عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

مجھے عافیت اور رزق عطافرما۔

''یہ دُعا نوافل میں ہمیشہ فرماتے، فرائض میں بھی کبھی کیونکہ فرائض میں جماعت اور اختصار کا اہتمام ہے جبکہ نوافل میں آزادی ہے''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''نبی کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان کبھی یہ دُعا بھی کرتے تھے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ''اے میرے رب مجھے بخش دے''۔ یہ حدیث شریف پہلی حدیث شریف کے خلاف نہیں کیونکہ رسولِ کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان کبھی مختصر کلمات والی دُعا فرماتے کبھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کلمات والی دُعا۔

تشہد اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبَاتُ

تمام قولی اور فعلی اور مالی عبادتیں اللہ (عزوجل) ہی کے لئے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) سلام ہو آپ (ﷺ) پر اور اللہ (عزوجل) کی رحمت

وَ بَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

اور اُس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر۔

الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط

گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے بندے اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

اگر دو فرض، دو سنتیں یا دو نفل ہوں تو التحیات کے بعد دُرودِ ابراہیمی اور دُعا پڑھ کر سلام پھیرلیں گے اور اگر فرض نماز تین یا چار رکعت والی ہو یا ظہر اور جمعۃ المبارک کی چار مؤکدہ سنتیں ہوں تو تشہد یعنی **اَلتَّحِيَّاتُ..... عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** تک پڑھنے کے بعد کھڑے ہو جائیں اور باقی رکعتیں اُدا کی جائیں۔ خیال رہے کہ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے۔ باقی رکعتوں میں آہستہ سے سورۃ الفاتحہ شریف پڑھ کر نماز پوری کی جاتی ہے۔ ظہر اور عصر کی فرض نماز کی تمام رکعتوں میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے۔ آخری قعدہ میں بیٹھ کر تشہد کے بعد دُرودِ ابراہیمی پڑھیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ

اے اللہ (عزوجل) رحمت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى

کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اور (حضرت)

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ

ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل)

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

برکت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

جیسے تو نے برکت نازل فرمائی (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام)

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

کی آل پر۔ بیشک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ

اے اللہ (عزوجل) رحمت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو کہ تیرے (پیارے) بندے اور

رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ

تیرے (محبوب) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

برکت نازل فرما (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل (پاک) پر جیسا کہ تو نے

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط

برکت نازل فرمائی (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَبَرَكَاتِكَ

اے اللہ (عزوجل) نازل فرما اپنی رحمتیں اور برکتیں

عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو کہ نبی ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) پر جو کہ مومنین

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد (پاک) اور اہل بیت پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی

عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف والا' بزرگی والا ہے۔
مذکورہ بالا میں سے کوئی سا بھی دُرود شریف نماز میں پڑھا جاسکتا ہے۔

دُعا بعد از دُرود شریف (سُنّت)

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے ایسی دُعا سکھایئے جو میں کیا کروں (مانگوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو:

نماز میں دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا

اے اللہ (عزوجل) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے

وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ

اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا تو میری بخشش فرما

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ

مجھ پر اپنی طرف سے رحم فرما

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

تو بخشش فرمانے والا، بڑا مہربان ہے۔"

یہ دُعا ہر نماز کے آخری قعدہ میں التحیات اور دُرود شریف سے فارغ ہوکر پڑھنی چاہیے خواہ وہ نماز فرض ہے یا واجب' وتر یا سُنّت یا نفل وغیرہ کیونکہ نماز میں دُعا کا وقت آخری قعدہ ہے۔ اِس کے علاوہ دیگر دُعائیں بھی کی جاسکتی ہیں جو قرآنِ مجید

اور احادیثِ مبارکہ میں ہیں۔ جیسے:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ

اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز پر قائم رہنے والا بنا اور

ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ

اے ہمارے ربّ اور ہماری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اور میرے ماں باپ کو اور تمام ایمان والوں کو قیامت کے روز (بخشش عطا فرمانا)

اب دائیں اور بائیں جانب **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ط** کہتے ہوئے نماز مکمل کی جائے۔

نماز کے بعد مختلف اذکار اور دُعائیں

ا۔ آیۃ الکرسی

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد (مبارک) فرمایا: **مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ** ا "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اُسے سوائے موت کے کوئی چیز جنت میں جانے سے روک نہیں سکتی"۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ**

ا در منثور جلد ۲ ص ۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۸ ص ۱۱۴ حدیث نمبر ۷۵۳۲، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۳۴_۲۵۶۸_۲۵۶۵، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۱۷۵، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۰۲، تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۳۶۲ (عن ابی طالب رضی اللہ عنہ)، کتاب السنی ص ۴۸ حدیث نمبر ۱۲۴، نسائی حدیث نمبر ۱۰۰۔

الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلَى الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى ۲؎ ''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی دوسری نماز تک اُس کی خصوصی حفاظت اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کے ذمے ہے''۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

نہیں کوئی سچا معبود مگر وہی اللہ زندہ ہمیشہ رہنے والا

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

نہیں پکڑتی اُسے اُونگھ اور نہ نیند۔ اُس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے وہ ذات کہ سفارش کرے اُس کے پاس

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

مگر اُسکے حکم کے ساتھ، جانتا ہے وہ جو کچھ سامنے اُنکے ہے اور جو پیچھے اُنکے ہے

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

اور وہ احاطہ نہیں کرتے ساتھ کسی چیز کے، اُسکے علم میں سے مگر ساتھ اُس چیز کے کہ جو وہ چاہتا ہے

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ

اور گھیرے میں لئے ہوئے ہے اُس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں کو

لَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

اور نہیں گراں گزرتی اُس کو نگہبانی اُن (آسمانوں اور زمینوں) کی اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

۲؎ مجمع الزوائد جلد۲ ص ۱۴۸، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۴۳، درمنثور جلد۲ ص ۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۳ ص ۸۴ حدیث نمبر ۲۷۳۳۔

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یا اللّٰهُ اَكْبَرُ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ درمیانی بلند آواز سے تین تین مرتبہ پکاریں۔

(۲)------- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ

اے اللہ (جل جلالہ) تو ہی سلامتی دینے والا ہے، تیری ہی طرف سے

السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا

سلامتی (مل سکتی) ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو زندہ رکھنا

بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ

عافیت کے ساتھ اور ہم کو سلامتی کے گھر (جنت) میں داخل فرما، تو بہت برکت والا ہے

رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۝

تو ہمارا رب ہے اور بہت بلندی والا ہے اے عظمت اور بزرگی والے۔

(۳)---- حضرت وردا، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے منشی تھے، اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک خط میں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لکھوایا: کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ساجھی نہیں، اُس کی بادشاہت ہے اور اُسی کو تعریف زیب دیتی ہے، وہ سب کچھ کر سکتا

قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا

ہے۔ اے میرے اللہ (جل جلالک) تو جو دینا چاہے اُس کو کوئی نہیں روک سکتا اور جو تُو

مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؕ

روک دے اُس کو کوئی دے نہیں سکتا اور مالدار کو اُس کی مالداری تیرے سوا کچھ کام نہیں آسکتی۔

(۴)------ حضرت مسلم بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میرے والد گرامی ہر نماز کے بعد اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

اے اللہ (جل جلالہ) میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر

وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

اور عذاب قبر سے۔

میں بھی کہنے لگا تو میرے والدِ گرامی نے پوچھا تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے ہیں؟ میں نے کہا آپ ہی سے سیکھے ہیں' انہوں نے فرمایا: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِن کلمات کو نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

(۵)------ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا' اور فرمایا: اے معاذ ... اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں پھر فرمایا: میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اِس دُعا کو پڑھنا نہ چھوڑنا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ

اے اللہ (جل جلالک) میری مدد فرما اپنے ذکر' اپنے شکر

وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ ؕ

اور اچھی طرح عبادت کرنے میں کہ میں تیری خوب عبادت کروں۔

(۶)------ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامع ترمذی میں لکھا ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ بھی کہا کرتے تھے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

تیرا رب پاک ہے، عزت والا رب ہے، وہ اِس شرک سے پاک ہے جو وہ بتاتے ہیں

وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور سلام ہے رسولوں (علیہم السلام) پر اور تمام (بالواسطہ اور بلاواسطہ) تعریفیں اللہ

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

(تبارک وتعالیٰ) کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(۷)------ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں "نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا

اے میرے اللہ (ﷻ) میں تجھ سے نفع دینے والا علم مانگتا ہوں اور پاک

طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ؕ

حلال روزی اور مقبول عمل۔

محولہ بالا احادیثِ مبارکہ سے یہ مسئلہ حاصل ہوتا ہے کہ مشہور ومعروف دُعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا کے علاوہ مذکورہ بالا دُعائیں بھی نماز کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں۔ (اُسی جگہ بیٹھے ہوئے جہاں نماز پڑھی ہے) مختلف احادیثِ مبارکہ میں مختلف اذکار اور دُعائیں صحاح ستہ اور دیگر کتب میں موجود ہیں۔

وِتر

نمازِ عشاء میں چار سنتوں، چار فرضوں، دو سنتوں اور دو نفلوں کے بعد وِتر کی تین رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، جو واجب ہیں۔ وِتر کی تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ شریف کے ساتھ کوئی اور سُورت یا چند آیاتِ مبارکہ بھی پڑھی جاتی ہیں۔ جو کہ واجب ہے۔ تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ شریف اور کوئی اور سورت پڑھنے کے بعد دونوں کانوں کی لَوؤں تک اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے ہیں اور پھر مرد زیرِ ناف اور عورتیں سینے پر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ اور پھر رکوع کرتے ہیں۔

دُعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

اِلٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں

وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَ نُثْنِیْ

اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اُچھی تعریف

عَلَیْكَ الْخَیْرَ ط وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ

کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ رہتے ہیں

وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ

اور چھوڑتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اِلٰہی ہم تیری عبادت

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ

کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری

اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ

ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور

نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے

واجباتِ نماز

(۱) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا: تکبیر تحریمہ کیلئے الفاظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہونا۔ (۲) سورۃ الفاتحہ کے بعد فرض کی پہلی دو رکعتوں، وِتر، سنّت اور نفل کی ہر رکعت میں تین آیات مبارکہ یا ایک آیتِ مبارکہ جو برابر تین آیاتِ مبارکہ کے ہو، پڑھنا۔ (۳) ہر جہری نماز (یعنی فجر، مغرب اور عشاء) کی پہلی دو رکعتوں میں اِمام کا جہر سے قرأت کرنا۔ (۴) ہر غیر جہری نماز (ظہر و عصر) میں آہستہ قرأت کرنا۔ (۵) نمازِ عیدین، تراویح، جمعۃ المبارک کی ہر رکعت میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں وِتر (باجماعت تینوں رکعتوں) میں اِمام کا جہراً تلاوت کرنا۔ (۶) جن نمازوں میں جہراً پڑھتے ہیں اگر اُن میں سے کوئی نماز قضاء ہو جائے تو جب اَیسی نماز باجماعت اَدا کی جائے گی تو اِمام اُس میں جہراً تلاوت کرے گا۔ (۷) مقتدی کا اِمام کے پیچھے قرآنِ مجید کی قرأت نہ کرنا۔ (۸) سوائے قرأتِ قرآنِ مجید کے تمام واجبات میں اِمام کی متابعت کرنا۔ یعنی قرأتِ قرآنِ مجید نہیں کرنی باقی تمام تسبیحات وغیرہ پڑھنا ہے۔ (۹) تین اور چار رکعت والی نمازوں (یعنی مغرب اور عشاء) کی آخری دو رکعات میں جہراً نہ پڑھنا۔ (۱۰) ہر واجب اور فرض کا اُس کی جگہ ہونا۔ (۱۱) سورۃ الفاتحہ کا (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک) پڑھنا۔ (۱۲) سورۃ الفاتحہ کی ساتوں آیاتِ مبارکہ میں سے ہر ایک آیتِ مبارکہ کا پڑھنا۔ (۱۳) ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کا ایک بار پڑھنا۔

(۱۴) سورۃ الفاتحہ کا کسی دوسری سورت سے پہلے ہونا۔ (۱۵) دوسری سورت کا ملانا: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں کسی دوسری سورت کا ملانا۔ (۱۶) سورۃ الفاتحہ اور دوسری سورت کے درمیان کسی کلام کا فاصل نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد شریف اور بسم اللہ تابع سورت ہے۔ (۱۷) قرأت کے بعد متصلاً (فوراً) رکوع کرنا۔ (۱۸) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔ (۱۹) مقتدی نے رکوع میں ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع سے سر اُٹھالیا اس حالت میں مقتدی کا امام کی متابعت کرنا۔ (۲۰) مقتدی نے امام سے پہلے رکوع سے سر اُٹھالیا ہو تو مقتدی کا واپس رکوع میں جانا۔ (۲۱) رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یعنی قومہ کرنا (۲۲) سجدوں کی حالت میں کم ازکم تین اُنگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا۔ (۲۳) دو سجدوں کے درمیان (اطمینان سے) بیٹھنا یعنی جلسہ کرنا۔ (۲۴) دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنا۔ (۲۵) چار یا تین فرض تین واجب وتر اور چار سنتِ مؤکدہ پڑھتے ہوئے قعدۂ اُولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔ بلا تاخیر تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہونا۔ (۲۶) آخری قعدہ میں تشہد کا پڑھنا۔ (۲۷) لفظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ سے نماز ختم کرنا۔ (۲۸) وتروں کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنا۔ (۲۹) تکبیرِ قنوت۔ (۳۰) وتروں کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دوسری سورت کا ملانا۔ (۳۱) عیدین کی چھ تکبیریں۔ (۳۲) نماز با جماعت اَدا کرنا۔

سنتیں

(۱) مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ کا امام کی تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ساتھ ہونا۔ (۲) تکبیرِ تحریمہ کے لئے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھانا۔ (۳) اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لَو تک اُٹھانا۔ (۴) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور اُنگلیوں کے پیٹ کا قبلہ کی جانب ہونا اور اُنگلیوں کا عموداً ہونا۔ (۵) تکبیرِ تحریمہ کے لئے ہاتھ اُٹھائے جائیں تو اُنگلیاں نہ تو بالکل کھلی

ہوں اور نہ ہی بالکل ملی ہوں بلکہ اُنہیں اپنے حال پر چھوڑنا۔(۶) تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے ہاتھ اُٹھانا۔(۷) تکبیرِ تحریمہ کے وقت سر جھکانا۔(۸) تکبیرِ تحریمہ کے لئے عورتوں کا کندھوں تک دونوں ہاتھ اُٹھانا۔ دوپٹہ یا چادر وغیرہ سے ہاتھ باہر نکالنا ضروری نہیں۔(۹) اِمام کا بلند آواز سے تکبیرِ تحریمہ کہنا۔(۱۰) ہاتھ باندھنا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد ہاتھ گرائے بغیر باندھ لینا۔(۱۱) تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھتے وقت دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھنا۔(۱۲) دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو اِس طرح پکڑنا کہ دائیں ہاتھ کے اَنگوٹھا اور چھنگلی سے حلقہ بنے اور درمیانی تین اُنگلیاں بائیں بازو کی کلائی پر ہوں۔(۱۳) نماز میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا۔(۱۴) تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ زیرِ ناف باندھنا۔(۱۵) عورت اور خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر (چھاتی کے نیچے) اور اُس کی پشت پر دائیں ہتھیلی رکھے۔ (۱۶) ثناء: اِمام و منفرد کا تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثناء پڑھنا۔(۱۷) تعوذ: اِمام و منفرد کا تعوذ پڑھنا۔(۱۸) تسمیہ: اِمام و منفرد کا تسمیہ پڑھنا۔(۱۹) پہلے ثناء پڑھنا۔(۲۰) ثناء کے بعد تعوذ پڑھنا۔(۲۱) تعوذ کے بعد تسمیہ پڑھنا۔(۲۲) ثناء، تعوذ اور تسمیہ کا آہستہ پڑھنا۔(۲۳) اِمام و منفرد کا تعوذ صرف پہلی رکعت میں پڑھنا۔(۲۴) اِمام و منفرد کا ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللہ شریف پڑھنا۔(۲۵) تین اور چار رکعت والی فرض نمازوں میں تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔(۲۶) آمین کہنا: سورۃ الفاتحہ میں وَلَا الضَّآلِّیْنَ o کے پڑھنے کے بعد (اِمام مقتدی اور منفرد کا) آمین کہنا۔(۲۷) آمین آہستہ کہنا۔(۲۸) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جانا۔(۲۹) رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا۔(۳۰) مَردوں کیلئے رکوع میں دونوں گھٹنوں کو پکڑتے وقت اُنگلیاں کشادہ رکھنا۔(۳۱) عورتوں کیلئے مَردوں کی طرح گھٹنوں کو پکڑتے وقت اُنگلیاں کشادہ نہ کرنا۔(۳۲) رکوع کی حالت میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ (پنڈلی اور ران میں خم نہ ہونا)۔(۳۳) مَردوں کیلئے رکوع میں پُشت خوب بچھی

(سیدھی ہموار) رکھنا۔ یہاں تک کہ پانی کا پیالہ اگر پشت پر رکھ دیا جائے تو اُس میں سے پانی نہ گرے (یعنی اعتدال فی الرکوع) پیٹھ سیدھی ہموار نہ کرنے والے کی نماز کامل نہیں۔ (۳۴) پُشت ایسے بچھی ہو کہ سر اور سرین کا برابر سیدھائی میں ہونا۔ (۳۵) عورت رکوع میں اِس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ نہ گھٹنوں پر زور دے نہ کمر سیدھی کرے۔ (یعنی نہ بچھائے)۔ (۳۶) رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھنا۔ (۳۷) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار پڑھنا۔ (۳۸) رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھے کھڑے ہونا۔ (۳۹) تسمیع رکوع سے اُٹھتے وقت امام صاحب کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔ (۴۰) امام کا اُونچی آواز سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔ (۴۱) تحمید رکوع سے اُٹھتے وقت مقتدی کا تحمید (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ) کہنا۔ (۴۲) مقتدی کا آہستہ سے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ (۴۳) منفرد کا رکوع سے اُٹھتے وقت دونوں کلمات پڑھنا۔ (۴۴) منفرد تسمیع (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہتا ہوا رکوع سے اُٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر تحمید (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ) کہے۔ (۴۵) جب رکوع سے اُٹھیں تو ہاتھوں کو نہ باندھنا بلکہ لٹکے ہوئے چھوڑ دینا یعنی (ارسال الیدین کرنا)۔ (۴۶) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ''ہ'' کو ساکن پڑھنا اِس پر حرکت ظاہر نہ کرے اور نہ ''دَ'' کو بڑھانا۔ (۴۷) سجدہ میں جانا: رکوع کے بعد جب سیدھے کھڑے ہوں۔ (۴۸) سجدہ میں جاتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔ (۴۹) سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنا۔ (۵۰) گھٹنوں کے بعد اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ (۵۱) پھر ناک زمین پر رکھنا۔ (۵۲) پھر پیشانی زمین پر رکھنا۔ (۵۳) ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا۔ (۵۴) سجدے میں چہرہ کا دونوں ہاتھوں کے درمیان ہونا۔ (۵۵) سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کی لَو کے ساتھ (مقابل رکھنا)۔ (۵۶) مرد کیلئے سجدہ میں بازوؤں (کہنیوں) کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔ (۵۷) سجدہ میں ہاتھوں اور گھٹنوں کا زمین پر

لگنا (رکھنا)۔(۵۸) پیٹ کا رانوں سے جدا ہونا (رکھنا)۔(۵۹) مَرد کیلئے سجدہ میں بازو کروٹوں سے جدا ہونا۔ (مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے)۔(۶۰) کلائیاں زمین پر نہ بچھانا۔(۶۱) مَرد کا سجدہ میں اپنی پُشت کو اُٹھائے رکھنا۔(۶۲) سجدہ میں اِعتدال کرنا اور کتّے کی طرح کلائیاں نہ بچھانا۔ (۶۳) سجدہ میں دونوں پاؤں کے پنجوں کو اس طرح دبا کر کھڑا کرنا کہ دس کی دس انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگیں۔(۶۴) سجدہ میں ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا قبلہ رو ہونا۔(۶۵) سجدہ میں دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی ہونا۔(۶۶) عورت کا سمٹ کر سجدہ کرنا اور بازوؤں کو پہلوؤں سے ملانا۔(۶۷) عورت کا سجدہ کی حالت میں پیٹ کو ران سے ملانا۔(۶۸) سجدہ کی حالت میں عورت کا دونوں رانوں کو دونوں پنڈلیوں سے ملانا۔(۶۹) عورت کا سجدہ میں دونوں پنڈلیوں کو زمین سے ملانا۔(یا زمین پر بچھانا)۔(۷۰) عورت کا سجدہ میں چہرے کے ساتھ (دونوں کانوں کے برابر) دونوں ہاتھوں کا رکھنا۔(۷۱) سجدہ میں تین بار **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** پڑھنا۔(۷۲) سجدہ سے اُٹھتے یا سجدہ سے سر اُٹھاتے ہوئے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہنا۔ (۷۳) دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ کی حالت میں) اِطمینان سے بیٹھنا جیسے تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتے ہیں یعنی بایاں پاؤں بچھانا اور اُس پر بیٹھنا اور دایاں پاؤں اِس طرح کھڑا رکھنا کہ اُنگلیوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف ہو۔(۷۴) دوسرے سجدے کیلئے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہنا۔(۷۵) جلسے میں اپنے دونوں ہاتھوں کو رانوں پر گھٹنوں کے پاس اِس طرح رکھنا کہ انگلیوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف ہو(۷۶) سجدہ سے اُٹھتے وقت پہلے سر (پیشانی) کو اُٹھانا۔(۷۷) پھر ناک اُٹھانا۔(۷۸) پھر دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا۔(۷۹) پھر دونوں گھٹنے اُٹھانا۔(۸۰) پہلی اور تیسری رکعت کے دونوں سجدے کرنے کے بعد گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے، زمین کا سہارا لئے بغیر کھڑے ہونا۔(۸۱) پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہونا۔(اگر کوئی کمزوری یا عذر

وغیرہ نہ ہو)۔ (۸۲) دوسری رکعت کے شروع میں ثناء نہ پڑھنا۔ (۸۳) دوسری رکعت میں تعوذ کا نہ پڑھنا۔ (۸۴) دوسری رکعت کے لئے پہلی رکعت کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اُخریٰ میں رفع الیدین نہ کرنا۔ (۸۵) مَرد کا بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھنا۔ (۸۶) مَرد کا دونوں سرین بائیں پاؤں پر رکھ کر بیٹھنا۔ (۸۷) دایاں پاؤں کھڑا رکھنا۔ (نصب کرنا)۔ (۸۸) مَرد کے دائیں پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہونا۔ (معذور کیلئے رخصت ہے)۔ (۸۹) قعدہ میں بیٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو (ملائے بغیر) اپنے حال پر کھلی رکھنا (معمول کے مطابق دونوں رانوں پر رکھنا)۔ (۹۰) دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر گھٹنے کے پاس رکھنا اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر گھٹنے کے پاس رکھنا (گھٹنوں کو نہ پکڑنا)۔ (۹۱) قعدہ میں عورت کا دونوں پاؤں کو دائیں جانب نکالنا۔ (۹۲) عورت کا بائیں سرین پر بیٹھنا۔ (۹۳) عورت کا دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھنا۔ (۹۴) عورت کا بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھنا۔ (۹۵) عورت کا اُنگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوں اور نہ ملی ہوں۔ (۹۶) قعدہ میں تشہد خفی طور پر پڑھنا۔ (۹۷) قعدۂ اولیٰ میں اَلتَّحِیَّاتُ۔۔۔عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنا۔ (درمیانی قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا واجب ہے جبکہ تشہد پڑھنا سُنّت ہے)۔ (۹۸) چار رکعت نوافل کے قعدۂ اُولیٰ میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھنا۔ (۹۹) **انگشتِ شہادت کا اُٹھانا:** اَلتَّحِیَّاتُ پڑھتے وقت **لَا** کے لفظ پر شہادت کی اُنگلی اُٹھانا اِس طرح کہ شہادت کی اُنگلی کے ساتھ والی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حلقہ بنے اور **اِلَّا اللّٰہُ** پر شہادت کی اُنگلی گرا دینا اور حلقہ کھول کر اُنگلیوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف کرنا۔ (۱۰۰) (شہادت کی اُنگلی کو بار بار نہ ہلانا) اکثر مشائخ نقشبندیہ شہادت پر اُنگشتِ شہادت نہیں اُٹھاتے۔ ''خلاصہ'' میں اِس کو صحیح کہا گیا ہے اور حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوب نمبر۳۱۲ حصہ نہم دفتر اول ص ۱۶۲ تا ۱۶۶ پر عدم اِشارہ سبابہ (اُنگشت

شہادت نہ اُٹھانے) پر خوب تحقیق وتشریح فرمائی ہے۔(۱۰۱) قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ الفاتحہ شریف پڑھنا۔(۱۰۲) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھنا۔(۱۰۳) دُعا کا قرآنِ مجید یا حدیثِ مبارکہ سے ہونا۔دُعا کا انسانی کلام کی طرح نہ ہونا۔(۱۰۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ دوبار کہنا۔(۱۰۵) پہلے دائیں طرف سلام کرنا۔(۱۰۶) پھر بائیں طرف سلام کرنا۔(۱۰۷) امام کا دونوں سلام بلند آواز سے کہنا مگر دوسرا سلام پہلے کی نسبت کم آواز سے کہنا۔(۱۰۸) سلام کہتے وقت دائیں اور بائیں التفات کرنا۔(۱۰۹) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت امام کو مقتدیوں کی، نگران فرشتوں کی اور نیک جنات کی نیت کرنا۔(۱۱۰) مقتدی کے سلام پھیرتے وقت جس طرف امام آئے سلام میں امام، دیگر مقتدی نمازیوں، نگران فرشتوں اور نیک جنات کی نیت کرنا۔اگر مقتدی امام کے بالکل پیچھے ہو تو دونوں طرف سلام میں امام کی نیت کرنا۔(۱۱۱) منفرد نمازی کا (سلام میں) محافظ فرشتوں کی نیت کرنا۔(۱۱۲) دُعائے قنوت: دُعائے قنوت پڑھنے کے لئے تکبیر کہنا۔(۱۱۳) تکبیرِ قنوت کے وقت ہاتھ تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں کی لو تک اُٹھانا۔(۱۱۴) دُعائے قنوت پڑھتے وقت ہاتھ زیرِ ناف باندھنا۔(۱۱۵) مقتدی کے تمام اِنتقالات اِمام کے ساتھ ساتھ ہونا۔(۱۱۶) نمازِ جنازہ میں قیام کی حالت میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔(۱۱۷) نماز باجماعت پڑھنا۔(سنّت مؤکّدہ)

مستحبات

(۱) نیّت: نیّت کو زبان سے ادا کرنا۔(۲) قیام: قیام کی حالت میں دونوں پنجوں کے درمیان چار اُنگلیوں کے برابر فاصلہ ہونا (جبکہ کوئی عذر نہ ہو)۔(۳) حالتِ قیام میں سجدہ کے مقام پر نگاہ رکھنا۔(۴) مَرد کے لئے تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اوڑھی ہوئی چادر سے باہر نکالنا۔(۵) دوسری سورت ملانے سے پہلے خفی طور پر بسم اللّٰہ

شریف پڑھنا۔ (۶) رکوع کی حالت میں نگاہ پشتِ قدم پر ہونا۔ (۷) منفرد کا رکوع میں تین سے زیادہ مرتبہ تسبیح پڑھنا۔ (۸) تحمید کہتے ہوئے ''اَللّٰھُمَّ'' ''رَبَّنَا'' سے پہلے اور ''وَ'' ''رَبَّنَا'' کے بعد بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ بعض روایات میں آتا ہے، یہ بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ۔ (۹) سجدہ کی حالت میں ناک کی طرف نظر کرنا۔ (۱۰) مقتدی نے اُبھی تین مرتبہ تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سجدہ سے سر اُٹھالیا تو مقتدی کے لئے اِمام کی پیروی کرنا۔ (۱۱) قعدہ میں نظر گود میں ہونا۔ (۱۲) رَبِّ اجْعَلْنِیْ سے یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھنا۔ (۱۳) دائیں طرف سلام کرتے وقت اپنے دائیں کندھے کو دیکھنا اور بائیں طرف سلام کرتے وقت بائیں کندھے کو دیکھنا۔ (۱۴) نماز کی حالت میں جمائی کو حتی المقدور روکنا۔

مُفسداتِ نماز

کلام مفسدِ نماز ہے' عمداً ہو یا خطاءً یا سہواً' سوتے میں ہو یا بیداری میں' اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا نمازی کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطاء کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ یا اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا' لیکن غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اُسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ (درمختار) (۱) مقتدی نے اِمام کو بتانے کے لئے کہا کہ بیٹھ جا' یا ہوں کہا' نماز جاتی رہی۔ (درمختار۔ عالمگیری) (۲) قصداً کلام سے اُسی وقت نماز فاسد ہوگئی۔ (۳) کسی شخص کو سلام کیا عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہوگئی۔ اگرچہ بھول کر سلام کہا تھا تو یاد آیا کہ سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ (عالمگیری) (۴) مسبوق نے یہ خیال کیا کہ اِمام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے' سلام پھیر دیا' نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری) (۵) دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔ (عالمگیری)۔ (۶) زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے۔ (درمختار۔

عالمگیری) (۷) کسی کو چھینک آئی اُس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور کسی اور کو چھینک آئی اِس نمازی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا، نماز ہوگئی اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہی۔ (عالمگیری) (۸) نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہا اور اُس نے جواب میں آمین کہا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) (۹) نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اُس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری) (۱۰) خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا، نماز فاسد ہوگئی۔ (۱۱) اللہ عزّ وجل کا نام مبارک سُن کر جل جلالہ کہا یا نبی ﷺ کا اِسم مبارک سُن کر دُرود شریف پڑھا، یا اِمام کی قرأت سُن کر صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ کہا تو اِن سب صورتوں میں نماز جاتی رہی جب کہ جواب کی نیت سے کہا ہو، اگر اذان کا جواب دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار) (۱۲) شیطان کا ذکر سُن کر اُس پر لعنت بھیجی تو نماز جاتی رہی، دفع وَسوسہ کے لئے لَاحَوْلَ پڑھا اگر امورِ دُنیا کے لئے ہے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری) (۱۳) چاند دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآنِ مجید پڑھ کر دَم کیا، نماز فاسد ہوگئی۔ (۱۴) نمازی نے اپنے اِمام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسدِ نماز ہے۔ (۱۵) کھنکارنے میں جب وہ حرف ظاہر ہو جیسے اَخ وہ مفسدِ نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا اِمام سے غلطی ہوگئی ہے، اِس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اِس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اُس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو اِن سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (درمختار وغیرہ) (۱۶) نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے۔ یوں ہی اگر محراب وغیرہ میں کچھ لکھا ہو، اُسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسدِ نماز ہے۔

(۱۷) عملِ کثیر کہ نہ اَعمالِ نماز سے ہو نہ نماز کی اِصلاح کے لئے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے۔ عملِ قلیل مفسدِ نماز نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ غالب گمان ہو کہ نماز میں نہیں تو عملِ کثیر ہے اور دُور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے۔ (درمختار وغیرہ)۔ (۱۸) نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منہ میں گرا اور اُس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ (درمختار، ردالمحتار) (۱۹) دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اُس کو نگل گیا۔ اگر چنے کے دانے سے کم ہے، نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی اور اگر چنے کے دانے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی۔ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہو گی ورنہ ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق سے خون کا مزہ محسوس ہو، نماز توڑنے میں مزے کا اِعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔ (۲۰) سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسدِ نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی اِتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہتِ کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے۔ (۲۱) عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اُس کی چھاتی چُوسی اگر دُودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔ (۲۲) عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اُس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی۔ (۲۳) کسی آدمی کو نماز پڑھنے کے دوران طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی۔ (۲۴) ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اُٹھا لیا علیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی کھجانا شمار کیا جائے گا۔ (عالمگیری، غنیہ)۔ (۲۵) تکبیراتِ انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا، اللہ یا اکبر کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا (اکبار) کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں اَیسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار وغیرہ)۔

مکروہاتِ نماز

کپڑے یا ڈاڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اُٹھالینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہِ تحریمی ہیں۔ (عامہ کتب)

(۱) رومال، شال، رضائی یا چادر کے کنارے دونوں کندھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہِ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ اُس کا ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اِس زمانہ میں کندھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار) (۲) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہِ تحریمی ہے، خواہ پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی ہو۔ (درمختار) (۳) شدّت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ حدیث شریف میں ہے جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانا ہو تو پہلے بیت الخلاء کو جائے۔ اِس حدیث شریف کو حضرت اِمام ترمذی علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابوداؤد و نسائی و مالک رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اِس کی مثل روایت کی ہے۔ (۴) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (۵) کنکریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سُنّتِ سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے۔ (۶) اُنگلیاں چٹخانا، اُنگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (۷) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے۔ (۸) اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے

صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے تو کراہتِ تنزیہی ہے۔(۹) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کُتّے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ یوں ہی دوسرے شخص کا نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے یعنی اگر ایسا نمازی کی جانب سے ہو تو کراہت نمازی پر ہے ورنہ اُس دوسرے شخص پر۔(۱۰) کپڑے میں اِس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں، مکروہِ تحریمی ہے۔(۱۱) اِعتجار یعنی پگڑی اِس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اِس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ یوں ہی ناک اور منہ کو چھپانا اور بلا ضرورت کھنکار نکالنا، یہ سب مکروہِ تحریمی ہے۔(۱۲) نماز میں بلا قصد جماہی لی تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اِس پر بھی نہ رُکے تو دایاں یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے منہ چھپالے، قیام میں دائیں ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقعوں پر بائیں سے۔(مراقی الفلاح) فائدہ: انبیاء کرام علیہم السلام اِس سے محفوظ رہے۔ اِس لئے کہ اِس میں شیطانی مداخلت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔ اِس حدیث شریف کو امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ بلکہ بعض روایات میں ہے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض روایات میں ہے شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اُس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اِس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت ہے وہ شیطان کا تھوک ہے۔ اِس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اِس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔(بہارِ شریعت)۔(۱۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یوں ہی نمازی کے سر

پر یعنی چھت پر ہو، معلق (لٹکائی ہوئی) ہو یا محلِ سجود میں ہو کہ اُس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی۔ یوں ہی نمازی کے آگے یا دائیں یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہِ تحریمی ہے اور پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے اگر چہ اِن تینوں صورتوں میں کراہت اُس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دائیں بائیں معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو۔ اگر فرش میں ہو اور اُس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے درخت، دریا، پہاڑ وغیرہ کی تو اِس میں کچھ حرج نہیں۔ (۱۴) اُلٹا قرآنِ مجید پڑھنا، کسی واجب کو ترک کرنا، مکروہِ تحریمی ہے مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا یوں ہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا، قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآنِ مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ اِمام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا اور اُس سے پہلے سر اُٹھانا۔ (۱۵) صرف پاجامہ یا تہبند باندھ کر نماز پڑھی جب کہ کُرتہ یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہِ تحریمی ہے اور اگر دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے۔ (عالمگیری) (۱۶) اِمام کا کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہِ تحریمی ہے۔ (۱۷) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر شامل ہوگیا پھر صف میں شامل ہوا، یہ مکروہِ تحریمی ہے۔ (عالمگیری) (۱۸) زمینِ مغصوب (یعنی غصب شدہ) یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے، قبر کا سامنے ہونا اور نمازی و قبر کے درمیان اگر کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہِ تحریمی ہے (درمختار، عالمگیری)۔ (۱۹) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اَوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم یوں ہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اِس کے نیچے کُرتہ وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہراً کراہتِ تحریم ہے اور نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہِ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہِ تحریمی ہونا کتبِ معتبرہ میں مذکور ہے۔ (۲۱) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے اگر نمازی کے پاس اور کپڑے ہوں، ورنہ کراہت نہیں۔ (۲۲) منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز

پڑھنا اور پڑھانا مکروہ ہے جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قرأت ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اِس قسم کے اَلفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی (درمختار، بہارِ شریعت)۔ (۲۳) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر یہ سمجھ کر کہ نماز کوئی ایسی مہتم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے' تو یہ کفر ہے۔ (درمختار بہار شریعت) (۲۴) نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اُٹھا لینا اَفضل ہے جب کہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے' ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲۵) نماز کی حالت میں پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے۔ (۲۶) نماز میں ناک سے پانی بہا اُس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضروری ہے۔ (عالمگیری) (۲۷) نماز میں اُنگلیوں پر آیاتِ مبارکہ' سورتوں اور تسبیحات کا گِننا مکروہ ہے۔ نماز فرض ہو' خواہ نفل دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب اُنگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں' اِس میں کچھ حرج نہیں۔ (۲۸) ہاتھ یا سر کے اِشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (درمختار) (۲۹) نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اِس نشست میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار) (۳۰) دامن یا آستین سے اپنے آپ کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) (۳۱) اَنگڑائی لینا اور بالقصد کھانسنا یا کھنکارنا مکروہ ہے۔ (۳۲) صف میں منفرد کھڑا ہونا کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف اَدا کرے گا مکروہ ہے۔ یوں ہی مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں۔ (۳۳) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اُٹھتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے اُٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (۳۴) رکوع میں سر کو پشت سے اُونچا یا نیچا کرنا مکروہ ہے۔ (۳۵) رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) (۳۶) عمامہ کو سر سے اُتار کر زمین پر رکھ دینا یا زمین سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسدِ نماز نہیں البتہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

(۳۷) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تا کہ چہرہ پر مٹی نہ لگے مکروہ ہے۔ (۳۸) دائیں بائیں جھومنا مکروہ ہے۔ (۳۹) اُٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اُٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت دائیں جانب زور دینا اور اُٹھتے وقت بائیں جانب زور دینا مستحب ہے۔ (۴۰) نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے۔ (۴۱) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے اُنگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) (۴۲) اِمام نیچے اور مقتدی بلند جگہ پر ہو یہ بھی مکروہ وخلافِ سُنّت ہے۔ (درمختار) (۴۳) کعبہ معظّمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے اِس میں ترکِ تعظیم ہے۔ (عالمگیری) (۴۴) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے مکروہ ہے۔ (عالمگیری) (۴۵) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعثِ کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری) (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) (۴۷) اَیسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جو دِل کو مشغول رکھے' مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو ولعب کی چیزیں وغیرہ۔ (۴۸) نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت) (۴۹) عام راستہ' کوڑا ڈالنے کی جگہ' مذبح، قبرستان، غُسل خانہ، حمام، نالا، مویشی خانہ خصوصاً اُونٹ باندھنے کی جگہ، اصطبل، پاخانہ کی چھت اور صحرا میں بلاسُترہ کہ جب خوف ہو کہ لوگ آگے سے گزریں گے تو اِن جگہوں میں نماز مکروہ ہے۔ (درمختار)

سجدہ سہو کا بیان

سہو کے معنیٰ' بھول جانے کے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے چاہا کہ نماز کے اندر جو چیزیں ضروری ہیں اُن کے لئے دو حدیں مقرر کی جائیں۔ ایک تو وہ حد مقرر کی جائے کہ اُس میں کمی کرنے سے اِنسان بری الذمہ نہ ہو سکے اور ایک وہ حد مقرر کی جائے جو نماز کے فائدہ کو پورا اور کامل کرنے والی ہو۔

چنانچہ حدِ اوّل اُن امورِ واجبہ پر مشتمل ہے جن کے بھولے سے ترک ہو جانے پر اور کمی یا زیادتی ہو کر نماز میں نقصان آجاتا ہے۔ اِس نقصان کو دفع کرنے کے

لئے آخری قعدہ میں اختتام نماز سے پہلے جو دو سجدے کئے جاتے ہیں اُن کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔ (ترمذی)

اِس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیّات پڑھ کر ایک طرف (یعنی دائیں طرف) سلام پھیریں پھر دو سجدے کریں پھر التحیّات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور نماز ختم کریں۔ (بخاری و مسلم۔ ردالمختار)

(۱) کسی نے بھول کر بغیر سلام پھیرے ہی سجدہ کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی (ہدایہ) لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے۔ (دُرِّ مختار وغیرہ) (۲) سجدہ سہو نماز کے کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا کسی فرض یا واجب میں دیر ہو جانے سے یا کسی فرض یا واجب کو پہلے کر دینے سے یا کسی فرض یا واجب کو دو بار کر دینے سے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے واجب ہوتا ہے۔ (بحر، ردالمختار)۔ (۳) یہ چیزیں بھول کر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، اگر قصداً کی جائیں تو سجدہ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو لوٹانا ضروری ہے (مراقی) خواہ کوئی بھی نماز ہو۔ (عالمگیری) (۴) اگر بھول جانے سے نماز میں الحمد شریف کی جگہ کوئی اور سورت پڑھ دے یا سورت کی جگہ الحمد شریف پڑھ دے یا درمیان کا قعدہ بھول جائے یا غیر نفل نماز کے درمیان کے قعدہ میں التحیات کے بعد دُرود شریف بھی پڑھ دے یا آخری قعدہ کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے تو اِن سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمختار) (۵) سورۂ فاتحہ کی تمام آیاتِ مبارکہ کا پڑھنا واجب ہے۔ اِس لئے فاتحہ شریف سے اگر کوئی آیتِ مبارکہ یا حصہ آیتِ مبارکہ پڑھنا بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔ (طحطاوی) (۶) اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں اور واجب، سنّت یا نفل نماز کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ شریف پڑھتے ہوئے سہو ہو جائے تو لوٹا کر پڑھے تو سورۂ فاتحہ شریف کا اکثر حصہ (کم از کم چار آیتیں مبارکہ) لوٹانے سے سجدہ سہو واجب ہوگا کم سے نہیں۔ (شامی۔ درمختار) (۷) اگر فرض نماز میں الحمد شریف کو بھول کر دوبارہ

پڑھ دے تو اگر پہلی دو رکعتوں میں پڑھی ہے تو سجدہ سہو کرے اور دوسری دو رکعتوں میں پڑھی ہے تو سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری) (۸) اگر (پہلی رکعت میں) الحمد شریف سے پہلے التحیات پڑھ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں چاہے پوری التحیات پڑھے یا اَدھوری البتہ اگر (سوائے فرض کے دوسرے دوگانہ کے کسی رکعت میں) الحمد شریف کے بعد کم ازکم (تین الفاظ) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ پڑھ دے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (۹) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور واجب، سنّت اور نفل نماز کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے اِس لئے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔ (ہدایہ) (۱۰) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت کا ملانا بھول جائے تو پچھلی دونوں رکعتوں میں سورت مِلا دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت مِلا دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا نہ پہلی رکعت میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں اور آخر میں یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ ہندیہ) (۱۱) اگر الحمد شریف کے بعد بقدرِ ضرورت قرأت کر لینے پر سورت میں کہیں اَٹک جائے اور یاد نہ آتا ہو تو فوراً رکوع کر دینے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (شامی وغیرہ) (۱۲) اگر قرأت نماز میں کسی نے بھول کر (مثلاً) سورۂ بقرہ میں وَرُسُلِہٖ کے بعد وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ پڑھ دیا تو سجدہ سہو واجب نہیں کیوں کہ یہ اَلفاظ خلاف قرآنِ مجید نہیں ہیں۔ (۱۳) اگر نماز میں ایک سجدہ بھول جائے تو جب یاد آئے تو اُسی وقت ادا کرلے پھر جس رکن سے اِس سجدہ میں آیا ہے اُسی کی طرف چلا جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (ردالمختار) (۱۴) اگر کوئی شخص (نماز کے کسی) قعدہ میں اَلتحیات کی بجائے اَلْحَمْدُ شریف پڑھ دے تو کم اَزکم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یا کچھ اور پڑھ دے تو کم اَزکم تین الفاظ)

پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (بحر وغیرہ)۔ (۱۵) اگر کوئی (فرض، واجب یا سُنّتِ مؤکدہ) نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات کو بھولے سے لوٹا کر پڑھے' آدھی یا آدھی سے کم التحیات دوبارہ پڑھنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (۱۶) سورت کو دو دفعہ پڑھنے میں سجدہ سہو نہیں ہے کیوں کہ اس کو لمبی قرأت سمجھا جائے گا اور التحیات اگر پہلے قعدہ میں دوبار پڑھی ہے تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر آخری قعدہ میں پڑھی ہے تو واجب نہ ہوگا۔ (۱۷) اگر (فرض، واجب اور سُنّتِ مؤکدہ) نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد بھولے سے دُرود شریف کم از کم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا زیادہ پڑھ دے تو جہاں یاد آئے وہیں سے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (مراقی وغیرہ) (۱۸) اگر نماز میں کسی جگہ غلط کو درست کر کے صحیح پڑھ دیا تو نماز ہوگئی اور اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اس صورت میں اگر پوری سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھر تمام سورۃ الفاتحہ شریف کو لوٹائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (کبیری) (۱۹) اگر آہستہ آواز والی فرض نماز میں کوئی شخص بلند آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز والی نماز میں اِمام آہستہ آواز میں قرأت کرے تو اُس کو سجدہ سہو کرنا چاہیے' البتہ اگر اِتنی تھوڑی قرأت کی جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو مثلاً دو تین اَلفاظ بلند آواز سے یا آہستہ نکل گئے تو سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ (فتاویٰ قاضی خاں) (۲۰) نیت باندھنے کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کی جگہ دُعائے قنوت پڑھنے لگا یا وتر میں دُعائے قنوت کی جگہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ دیا پھر جب یاد آیا تو دُعائے قنوت پڑھی یا فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھنے لگا یا اَلْحَمْدُ شریف کے ساتھ سورت ملا دی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (بحر و عالمگیری) (۲۱) نمازِ وتر میں بھولے سے دُعائے قنوت لوٹا کر پڑھنے یا دوبارہ پڑھ دینے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (۲۲) دو سے زیادہ رکعتی نفل نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات کے ساتھ دُرود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اس لئے نفلوں (یا غیر مؤکدہ سنّتوں) کے

درمیانی قعدہ میں اگر کوئی بھولے سے دُرود شریف پڑھ دے تو بھی سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)۔ (۲۳) اگر نماز پڑھتے پڑھتے درمیان میں کسی جگہ رُک گیا اور کچھ سوچنے لگا اور سوچنے میں کم از کم تین دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار میں دیر لگ گئی تو آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرے۔ (ردالمحتار) (۲۴) اگر چار رکعت والی نماز میں بھولے سے پہلی یا تیسری رکعت میں تشہد کے لئے بیٹھ گیا اور تین دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کی مقدار میں دیر لگ گئی یا کم از کم اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ پڑھ دیا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا اور اگر اِس سے کم بیٹھا یا کم پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوا۔ (غایۃ الاوطار) (۲۵) تین یا چار رکعت والی (فرض یا واجب) نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ اَبھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ لے تب کھڑا ہو اور اَیسی حالت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لے، فقط اخیر میں بیٹھے اور اِس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئے گا اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اور سجدہ سہو کرنا اب بھی واجب ہوگا۔ (ردالمحتار) (۲۶) اگر چار رکعت (سُنّتِ مؤکدہ یا غیر مؤکدہ یا) نفل نماز پڑھی اور بیچ میں بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آنے پر بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر سجدہ کرلیا (اور درمیانی تشہد کیلئے نہ بیٹھا) تو خیر تب بھی (چار رکعت ادا کرنے سے) نماز ہوگئی اور سجدہ سہو اِن دونوں صورتوں میں واجب ہے۔ (شرح تنویر) (۲۷) اگر (اِمام یا اکیلا نمازی) فرض (یا واجب) نماز کی آخری مثلاً چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو اگر نیچے کا دھڑ اَبھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات، دُرود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد شریف اور سورت بھی پڑھ چکا ہو یا رکوع بھی کر چکا ہو تب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر

سجدہ سہو کرلے البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو نماز پھر سے پڑھے یہ نماز نفل ہوگی ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت پوری کرلے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہوگئیں اور ایک رکعت بے کار ہوگئی۔ (شرح تنویر) (۲۸) لیکن اگر سُنّتِ مؤکدہ میں آخری قعدہ کو بھول کر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا پھر ایک رکعت اور ملا کر سجدہ سہو کیا تو چار سُنّتِ مؤکدہ صحیح ہوجائیں گی اور زائد دو رکعتیں نفل ہوجائیں گی۔ (۲۹) اگر فرض نماز کی آخری (مثلاً) چوتھی رکعت پر بیٹھا اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہوگیا تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر فوراً سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرچکا تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کے چھ کرلے، چار فرض ہوگئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کرلیا تو بُرا کیا، چار فرض ہوئے اور ایک رکعت بے کار گئی۔ (بہار شریعت) (۳۰) اگر فجر کی سُنّت یا فرض اور عصر کی فرض نماز کا قعدہ اخیرہ کرکے بھولے سے کھڑا ہوگیا یہاں تک کہ ایک رکعت اور پڑھ لی تب یاد آیا تو فوراً بیٹھ کر سجدہ سہو سے نماز درست کرلے۔ (درمختار) یا ایک رکعت اور ملالے لیکن فجر وعصر کے فرض اور فجر کی سنتوں کے بعد (نفل کی ممانعت ہونے کی وجہ سے) اِس موقع پر ایک رکعت اور ملانا بہتر ہے۔ (شامی) (۳۱) اگر کسی نے قعدہ اخیرہ میں پہنچ کر التحیات پڑھی پھر دُرود شریف یا دُعا کے دوران خیال آیا کہ فلاں بات پر سجدہ سہو کرنا تھا جو یاد نہیں رہا تو اب یاد آتے ہی فوراً ایک طرف سلام پھیر کر (اور سلام پھیرتے ہوئے یا دونوں طرف پھیر کر یاد آئے تو بھی اُس کے بعد) دو سجدے کرے پھر التحیات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (۳۲) اگر تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھ کر بھولے سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے، یاد آنے پر فوراً کھڑا ہو

کر باقی رکعت پڑھ لے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت) (۳۳) اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور تین پر سلام پھیر دیا اور پھر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے مثلاً بول پڑا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو دو رکعتیں نفل ہوگئیں اور ایک رکعت بے کار گئی، وہ نماز پھر سے پڑھے۔ (بہارِ شریعت) (۳۴) اگر وِتر کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت پڑھنا بھول گیا ہو تو جب رکوع میں چلا گیا تب یاد آیا تو اب لوٹ کر دُعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرلے۔ (بہارِ شریعت) (۳۵) اگر رکوع میں جانے کے بعد پھر لوٹ کر دُعائے قنوت پڑھے گا تو گنہگار ہوگا اور سجدہ سہو اَب بھی واجب ہے۔ (۳۶) اگر نماز پوری ہوچکنے اور دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کسی نمازی کو گمان ہوا کہ اُس کی فرض نماز کی چار رکعتوں کے بجائے تین رکعتیں ہوئی ہیں تو وہ اِسی خیال سے باقی رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگیا، پھر اِسی رکعت کے دوران یاد آیا کہ نہیں تمام رکعتیں ٹھیک ہوکر نماز پوری ہوچکی ہے تو وہ (رکوع کے بعد یاد آنے اور یہ نماز عصر کی نہ ہونے کی صورت میں) اُسی زائد رکعت کو پوری کرکے ایک رکعت اور ملالے۔ اُس کی چار رکعتیں فرض ہوجائیں گی اور دو نفل۔ اِس صورت میں اُسے اخیر میں سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں.... اور اگر یاد آنے پر اُسی وقت سلام پھیر کر نماز سے نکل آئے تب بھی فرض نماز درست ہوجائے گی۔ (۳۷) اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہوجائیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو سب کی طرف سے ہوجائے گا ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔ (بہارِ شریعت) (۳۸) سجدہ سہو کرنے کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہوگئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو وہی پہلا سجدہ سہو کافی ہے، اب پھر سجدہ سہو نہ کرے۔ (درمختار) (۳۹) سجدہ سہو واجب ہوگیا تھا اور کسی نے تشہد کے بعد جان بوجھ کر یا بھولے سے ادا نہ کیا یہاں تک کہ دُرود شریف یا دُعا پڑھنے لگا تب بھی سجدہ سہو کرلے۔ (عالمگیری و مراقی) (۴۰) سجدہ سہو واجب تھا اور کسی نے جان کر یا بھول کر ایک طرف یا دونوں

طرف سلام پھیر دیا تب بھی جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی ہے سجدہ سہو کر لینے کا اِختیار رہتا ہے۔ ایسی صورت میں بغیر سلام پھیرے سجدہ سہو کرے، اگر سجدہ سہو نہ کرے گا تو نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

عورتوں کی نماز

عورتوں کو تکبیرِ تحریمہ کے وقت (دوپٹہ وغیرہ سے باہر ہاتھ نکالے بغیر) کندھوں تک ہاتھ اُٹھانے چاہئیں اور تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھیں، رکوع میں صرف اس قدر جھکیں کہ اُن کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ رکوع میں اُنگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھیں۔ حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلوؤں سے ملی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دیں۔ سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغلوں سے ملے ہوئے ہوں۔ ہاتھوں کی اُنگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں اور بازو زمین پر رکھنے چاہئیں۔ سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دائیں طرف کو نکال دیں اور خوب سمٹ کر، دب کر سجدہ کریں۔ جلسہ اور قعدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملا کر رکھیں۔ بائیں حصے کے بل بیٹھنا چاہیے دونوں پاؤں دائیں طرف اِس طرح نکال دیں کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور اُنگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔ (عالمگیری، درمختار) (۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اِختیار نہیں بلکہ اُن کو ہر وقت آہستہ آواز میں قرأت کرنی چاہیے۔ (درمختار) (۲) عورتوں کو (خواہ حافظ ہو) نماز میں محرموں کے سامنے بھی آواز سے قرأت کرنا جائز نہیں۔ (شامی) (۳) عورتوں کو فجر کی نماز (برخلاف مَردوں کے) اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے اور باقی اَوقات میں اَفضل ہے کہ اِنتظار کریں یہاں تک کہ مرد جماعت سے فارغ ہو جائیں۔ (درمختار) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد اُن کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم) (۴) اگر سر کے

بال کھلے چھوڑ دیں یا بازو کھلے رکھیں تب بھی نماز نہیں ہوتی ۔ (درمختار)' (۵) اگر عورت نامحرموں سے پردہ کیلئے برقعہ اوڑھ کر چہرہ ڈھانک کرنماز پڑھے تو درست ہے لیکن جہاں ضرورت نہ ہو وہاں چہرہ ڈھانک کر نماز پڑھنا مکروہِ (تنزیہی) ہے۔ (۶) عورتوں کو پردہ کی وجہ سے (یا لاپرواہی سے) نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ برقعہ کا پردہ ایسے وقت میں کافی ہے لیکن نماز قضاء نہیں کرنی چاہئے۔ (۷) حیض کے دِنوں میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں۔ نماز بالکل معاف ہوجاتی ہے' روزہ معاف نہیں ہوتا۔ پاک ہونے کے بعد روزے کی قضاء کرے۔ (۸) اِستحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کی نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو، ایسی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے، قضاء نہیں کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار) (۹) نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں' اِس کی ادائیگی ضروری ہے۔ (ردالمحتار) (۱۰) حیض ونفاس والی عورت سے جماع، اُن کا مسجد میں جانا، طوافِ خانہ کعبہ شریف کرنا، قرآنِ مجید پڑھنا اور قرآنِ مجید کو چھونا جائز نہیں۔ (عالمگیری) (۱۱) قرآنِ مجید کو رومال وغیرہ (الگ کپڑے) سے پکڑنا یا اُٹھانا اور ایک ایک لفظ کے درمیان وقفہ کرکے پڑھنا جائز ہے۔ (شامی) نیز دُعائیہ آیاتِ مبارکہ کو دُعا کی نیت سے پڑھنا' وظیفہ تسبیح وغیرہ بھی درست ہے۔ (بحرالرائق وشرح تنویر)

کچھ اور مسائل

(۱) کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (۲) آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیتِ مبارکہ یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو کرے۔ (غنیہ) (۳) سورت پہلے پڑھی اُس کے بعد الحمد شریف یا الحمد شریف اور سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کی مقدار چپ رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار) (۴) جو چیزیں واجب ہیں' مقتدی پر واجب ہے کہ اِمام کے ساتھ اُنہیں ادا کرے مثلاً اِمام تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو

مقتدی پر واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو۔ (۵) ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا دو رکوع یا قعدۂ اُولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (۶) فرض و وتر و سنن مؤکدہ کے قعدۂ اُولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ تو اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو کرے عمداً ہو تو نماز کا اِعادہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: مقتدی قعدۂ اُولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، دُرود شریف ودُعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدۂ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کا تکرار کرے (درمختار)

سُنّتِ مؤکّدہ

وہ جنہیں حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو اور اُن کے اَدا کرنے کی تاکید فرمائی ہو اُن کو سُنّتِ مؤکّدہ کہا جاتا ہے۔ نمازِ فجر سے پہلے، ظہر سے پہلے، ظہر کے فرضوں کے بعد، جمعۃ المبارک کے دو فرضوں سے پہلے اور بعد کی سنّتیں، مغرب اور عشاء کے فرضوں کے بعد کی سُنّتِ مؤکّدہ ہیں۔

سُنّتِ غیر مؤکّدہ

جس کی تاکید نہیں کی گئی پڑھ لیں تو ثواب اگر نہ پڑھیں تو گناہ نہیں۔ نمازِ عصر اور عشاء کی پہلی چار سنّتیں، سُنّتِ غیر مؤکّدہ ہیں۔

سُنّت مؤکّدہ پڑھنے کا طریقہ

پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سُورت پڑھیں گے۔

دوسری رکعت میں تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سُورت پڑھیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدۂ اولیٰ کریں اور قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھیں۔ پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں

تسمیہ سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھ کر چار رکعتیں سنتِ مؤکدہ رکوع و سجود التحیات درود شریف اور دعا کے ساتھ مکمل کریں۔

سُنّتِ غیر مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ

پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ الحمد شریف اور کوئی اور سورت ملا کر پڑھیں دوسری رکعت میں تسمیہ سورۃ الفاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھیں پھر قعدۂ اولیٰ یعنی التحیات میں بیٹھ کر التحیات اور درود شریف پڑھیں۔ اور سلام پھیرے بغیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء، تعوذ، تسمیہ الحمد شریف اور کوئی اور سورت پڑھیں اور چوتھی رکعت میں تسمیہ الحمد شریف اور کوئی اور سورت ملا کر پڑھیں اور آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد دائیں بائیں سلام پھیر کر نماز مکمل کریں۔

جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

(۱) کعبہ کی طرف رُخ نہ کرنا۔ (۲) نماز میں کھانا، پینا۔ (۳) نماز میں بلند آواز سے ہنسنا۔ (۴) کسی ایسے رُکنِ نماز کو توڑنا جو نماز کے لئے ضروری ہے۔ (۵) وضو کا ٹوٹ جانا۔ (۶) ننگے جسم نماز پڑھنا۔ عورت کا منہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ کھلا ہونا۔

نمازِ تراویح کی تسبیح

رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح کی نماز با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ چار رکعتیں ختم ہونے کے بعد یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

تسبیح تراویح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوتِ

پاک ہے وہ ذات جو ملک اور بادشاہت والا ہے

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعَظْمَةِ وَ الْهَیْبَةِ وَ

پاک ہے (ﷻ) جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور

الْقُدْرَةِ وَ الْكِبْرِیَآءِ وَ الْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ

قدرت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات

الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَ لَا یَمُوْتُ ط

جو بادشاہ ہے، زندہ ہے کہ نہ اُس کے لئے نیند ہے اور نہ موت ہے

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط

وہ بے انتہا پاک اور مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں کا پروردگار اور روح کا پروردگار۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ

الٰہی ہمیں دوزخ سے پناہ دے اے پناہ دینے والے، اے پناہ دینے والے، اے پناہ دینے والے

(مسبوق) بعد میں آنے والا نمازی

جماعت کھڑی ہوگئی اور کوئی نمازی بعد میں آ کر جماعت میں شریک ہوتا ہے جب کہ ایک، دو یا تین رکعتیں رہ گئی ہیں تو اُسے چاہئے کہ نیت کرے اور تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اگر ایسا نمازی رکوع میں شامل ہوگیا اور اُس نے ایک بار یا تین بار تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھ لی تو اُس کو رکعت مل گئی۔ اگر رکوع نہیں ملا تو رکعت نہیں ہوئی۔ جب اِمام دائیں طرف منہ پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کہے گا تو یہ نمازی جس کی ایک یا زیادہ رکعتیں ابھی رہتی ہیں وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ نہیں کہے گا بلکہ کھڑا ہو کر باقی نماز ادا کرے گا۔

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کسی ایمان والے کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے تو اہل علاقہ اور شہر و قصبہ والے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ لیکن اگر نمازِ جنازہ پڑھ لی گئی، خواہ اُس میں تھوڑے ہی آدمی تھے تو سب پر سے گناہ ٹل گیا۔ تاہم ضروری ہے کہ جنازے میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوں۔

نمازِ جنازہ، جنازگاہ یا کھلی جگہ پر پڑھی جاتی ہے۔ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے۔ میت کو سامنے رکھ کر اُس کے وَسط میں اِمام کھڑا ہو جاتا ہے اور پیچھے مقتدیوں کی تین، پانچ، سات طاق صفیں بنائی جاتی ہیں۔

نیّت:۔ چار تکبیر نماز جنازہ، فرض کفایہ، ثناء اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے، دُرود شریف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر، دُعا حاضر میت کے لئے، پیچھے اِس اِمام صاحب کے، منہ طرف قبلہ شریف کے۔ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔**

ثناء سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ

ثناء کے بعد اِمام صاحب اُونچی آواز سے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہیں گے لیکن دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک نہیں اُٹھائیں گے۔ تمام مقتدی بھی **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہیں گے بعد ازیں اِمام اور مقتدی سبھی دُرود شریف پڑھیں گے۔

دُرود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَرَحِمْتَ

وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

دُرود شریف کے بعد تیسری تکبیر کہی جاتی ہے اور دُعا کی جاتی ہے۔

نمازِ جنازہ میں دُعا

مرد و عورت کے لئے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ

اے اللہ (ﷻ) تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مُردوں کو اور

شَاهِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ

ہمارے حاضرین کو اور ہمارے غیر حاضر لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو

ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

اور ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ اے اللہ (ﷻ) ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے

عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ

تو اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جسے موت دے تو

عَلَى الْاِيْمَانِ ط

اُسے ایمان پر موت دے۔

دُعا کے بعد چوتھی تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ گرا دیئے جائیں گے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر لیا جائے گا۔ عام طور پر جس طرف سلام پھیرا جاتا ہے

اُسی طرف کا ہاتھ چھوڑا جاتا ہے یہ غلط ہے' چوتھی تکبیر کے بعد دونوں ہاتھ دونوں طرف سلام پھیرنے سے پہلے گرانے چاہئیں۔

نمازِ جنازہ میں ہر مقتدی کو ثناء، دُرود شریف اور دُعا پڑھنا ہوتی ہے۔

نابالغ لڑکے کے لئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا

اے اللہ (عزوجل) اِس بچہ کو ہمارے لئے پہلے سے جا کر اِنتظام کرنے والا بنا

وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا

اور اِس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور سفارش کرنے والا

شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

اور سفارش منظور کیا ہوا بنا دے۔

نابالغہ لڑکی کیلئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا

اے اللہ (عزوجل) اِس بچی کو ہمارے لئے پہلے سے جا کر اِنتظام کرنے والی بنا اِس کو ہمارے لئے

لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

اجر اور ذخیرہ اور سفارش کرنے والی اور سفارش منظور کی ہوئی بنا

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: ''اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ..... (البقرۃ:۱۸۶)'' کہ میں دُعا قبول فرماتا ہوں دُعا کرنے والے کی جب مجھ سے دُعا کرے''۔ اِس میں وقت کی کوئی قید نہیں کہ اِس وقت دُعا کرو اور اِس وقت دُعا نہ کرو بلکہ فرمایا: اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:۱۸۶)

’’کہ جب بھی مجھ سے دُعا کرے‘‘۔

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ** ۳؎ ’’دُعا عبادت کا مغز ہے‘‘۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْوَ لَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ** ۴؎ ’’کہ جب اِنسان فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے اَعمال اُس سے کٹ جاتے ہیں، سوائے تین کے (۱) صدقۂ جاریہ (۲) وہ علم جس سے لوگ نفع حاصل کریں یا (۳) وہ نیک اَولاد جو فوت شدہ والدین کے لئے دُعا کرے‘‘۔

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنے کا حکم:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْالَهُ الدُّعَاءَ** ۵؎ ’’کہ جب میت پر جنازہ پڑھ چکو تو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ دُعا کرو‘‘۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اِس حدیث پاک کو صحیح کہا گیا ہے حضرت اِمام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت اِمام ابنِ حبان علیہ الرحمہ نے بھی اِس حدیث پاک کو صحیح کہا ۶؎ اہلحدیث کے

۳؎ ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۵ حدیث نمبر ۳۳۳۱، مشکوٰۃ ص ۱۹۴ حدیث نمبر ۲۲۳۱، کنز العمال جلد ۲ ص ۶۲ حدیث نمبر ۳۱۱۴، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۸۲، مرقاۃ جلد ۵ ص ۱۲۰۔ ۴؎ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۲۷۸، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۳۷، مشکل الآثار جلد ۱ ص ۹۵، کنز العمال جلد ۱۵ ص ۹۵۲، ابوداؤد جلد ۲ ص ۴۴، مشکوٰۃ ص ۳۲، ابن کثیر جلد ۷ ص ۴۴۰، مرآۃ جلد ۱ ص ۱۸۸، ہفت روزہ الاعتصام (غیر مقلد) ص ۲۰۲/۱۲ جلد ۳۲ شمارہ ۱۴۔ ۱۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰۔ المغنی لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۲۱۔ ۵؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۹۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۹۷، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۲۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۲۷۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۴۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۷۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۴۱۔ ۶؎ مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۴۱ حدیث نمبر ۱۶۷۴۔

امام ناصر الدین البانی نے اِس کو حسن قرار دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ:

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے اُستادِ محترم امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمیر بن سعید علیہ الرحمہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ حضرت یزید بن مکفّف علیہ الرحمہ کے جنازہ میں شریک تھا۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں **ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی اَتَاہُ** ''پھر تھوڑا چل کر جنازہ کے پاس آئے''۔ اور یوں دُعا کی **اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ فَاغْفِرْ لَہٗ ذَنْبَہٗ وَوَسِّعْ عَلَیْہِ مَدْخَلَہٗ** ''یا اللہ عزوجل یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا ہے آج اِس پر موت طاری ہوئی اِس کے گناہ معاف فرما اور اِس کی قبر کشادہ فرما''۔ **اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ** [ے] ''کیونکہ ہم اِس کے بارے بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو اِس کے حالات سے بہتر واقفیت رکھتا ہے''۔

علامہ کاسانی علیہ الرحمہ اپنی عظیم الشان کتاب بدائع صنائع میں لکھتے ہیں کہ نبی محترم سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک نمازِ جنازہ پڑھا چکے تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ مل کر آئے اور دوبارہ جنازہ پڑھنا چاہا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْمَیِّتِ لَا تُعَادُ وَلٰکِنْ اُدْعُ لِلْمَیِّتِ وَاسْتَغْفِرْ لَہٗ** [۸] ''میت پر جنازہ دوبارہ نہیں پڑھا جاتا لیکن تم اِس کے لئے دُعا واستغفار کرلو۔ حضرت امام شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ کی عظیم الشان کتاب المبسوط میں ہے کہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس اور سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ایک جنازہ سے رہ گئے **فَلَمَّا حَضَرَا مَازَادَا عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ لَہٗ** [۹] ''تو اِسی جنازہ میں جب حاضر ہوئے تو اُس میت کے لئے اِستغفار فرمایا''۔ بدائع صنائع اور

ے مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۲۵۔ ۸ بدائع صنائع جلد ۱ ص ۳۱۱۔ ۹ المبسوط جلد ۲ ص ۶۷۔

مبسوط دونوں میں ہے کہ پیارے نبی محترم ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہوسکے (کوشش کر کے جب آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دُعا مانگ رہے تھے) آپ رضی اللہ عنہ نے آتے ہی فرمایا: اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَہٗ ۱؎ ''اگر تم اُن پر نمازِ (جنازہ) پڑھنے میں مجھ سے پہل کر چکے ہو تو اُن کے لئے دُعا کرنے میں تو مجھ سے پہل نہ کرو''۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ نمازِ جنازہ پڑھ لینے کے بعد صفیں توڑ دیں اور پھر دُعا و اِستغفار کریں کیونکہ صفوں کی حالت میں دُعاء کرنے سے نمازِ جنازہ میں زیادتی کا شبہ ہوتا ہے۔ دُور سے آنے والا سمجھے گا کہ شاید اُبھی نمازِ جنازہ اَدا کر رہے ہیں اِس لئے اِس صورت میں یعنی صفوں کی حالت میں کھڑے ہو کر دُعا مانگنے سے فقہاء نے منع فرمایا ہے۔ خاص فوت شدگان کے حق میں دُعا کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِرشادِ عظیم فرمایا: وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ.... (الحشر:۱۰) ''جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے''۔

میّت کو قبر میں رکھتے وقت

میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں:

دُعا بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ (ﷺ) کے دین پر تم کو رکھا۔

۱؎ مبسوط جلد ۳ ص ۶۷، بدائع صنائع جلد ۱ ص ۳۱۱، المحیط البرہانی فی فقہ النعمانی جلد ۲ ص ۲۵۱۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر دونوں ہاتھوں سے مٹی کی تین تین مٹھیاں ڈالی جائیں۔ پہلی مٹھی سرہانے کی طرف ڈالیں اور پڑھیں: **مِنْهَا خَلَقْنَا كُمْ** (ہم نے اِس سے تمہیں پیدا فرمایا) دوسری مٹھی درمیان میں ڈالیں اور پڑھیں: **وَفِيْهَا نُعِيْدُ كُمْ** (اور اِسی میں ہم تم کو لوٹائیں گے) اور تیسری مٹھی قدموں کی طرف ڈالیں اور پڑھیں: **وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ٥** (اور اسی میں سے دوبارہ تمہیں نکالیں گے)

قبر بن جانے کے بعد

قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے اور پھول ڈالے جائیں۔

مسئلہ: جو بچہ پیدا ہونے سے پہلے یا زندہ پیدا ہونے کے بعد مر جائے دونوں کو قبریں کھود کر اِسلامی طریقے سے دفنایا جائے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: جو بچہ زندہ پیدا ہوا اُس کا نام بھی رکھا جائے اور اُس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے۔

نمازِ عیدین

نیّت : دو رکعت نماز عید الفطر واجب یا عید الاضحیٰ واجب مع زائد چھ واجب تکبیروں کے، پیچھے اس امام صاحب کے، منہ طرف کعبہ شریف۔ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** (تکبیر تحریمہ) کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

اِمام اور مقتدی سبھی ثناء پڑھیں گے اور اِمام صاحب ثناء کے بعد تین

زائد تکبیریں کہیں گے۔ مقتدی بھی تینوں تکبیریں کہیں گے۔ پہلی تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ گرادیئے جائیں گے پھر دوسری تکبیر کہنے کے بعد بھی ہاتھ گرادیئے جائیں گے اور پھر تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہیں گرائیں گے بلکہ باندھ لیں گے۔ امام صاحب تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ الفاتحہ شریف اور اُس کے ساتھ کوئی اور سُورت پڑھیں گے اور مقتدی خاموش کھڑے قرآنِ مجید سنیں گے۔ بعدازیں امام صاحب کی اِقتداء میں تمام مقتدی حضرات رکوع کریں گے اور رکوع کے بعد دو سجدے کریں گے۔ پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوکر امام صاحب دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ شریف اور کوئی اور سورت پڑھیں گے۔ دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے اِمام صاحب اور مقتدی حضرات تین زائد تکبیریں کہیں گے۔ ہر تکبیر پر دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک لے جائے جائیں گے اور پھر گرادیئے جائیں گے اور چوتھی تکبیر پر رکوع میں چلے جائیں گے۔ پھر رکوع سے اُٹھنے کے بعد بقیہ نماز عام نمازوں کے طریقے پر پڑھی جائے گی۔ سلام کے بعد اِمام صاحب خطبہ دیں گے جس کا سُننا سُنّت ہے۔ (مسئلہ نمبر۱) نمازِ جنازہ اور عیدین کی نمازوں میں اذان اور تکبیر نہیں پکاری جاتی۔ (مسئلہ نمبر۲) عیدین کی نماز کو جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیریں پڑھتے جانا چاہیے۔

تکبیر تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہر تعریف ہے۔

ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو نمازِ فجر سے لے کر تیرھویں ذی الحجہ کی نمازِ عصر تک ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے محولہ بالا تکبیر تشریق تین بار کہی جائے گی۔

تحیۃ الوضو کے نفل

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جس نے صحیح اور مکمل وضو کیا:۔ پھر دو نفل پڑھے جن میں اپنے دل سے کچھ باتیں نہ کرے تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جو کوئی مسلمان وضو کرے، اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو نفل دل اور منہ سے متوجہ ہو کر پڑھے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

تحیۃ المسجد

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔ یہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ہے۔ تمام آئمہ کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نماز مستحب ہے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جو شخص مکروہ اَوقات میں داخل ہو۔ وہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس اَمر میں داخل نہیں۔ اِن کا وقت مسجد میں آکر بیٹھنے سے پہلے' وقتِ فضلیت ہے۔

نمازِ اِشراق

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز فجر کی اَدائیگی کے بعد اپنے مصلے پر بیٹھا رہے حتیٰ کہ اِشراق کے نفل پڑھ لے (اور اِس دوران) صرف خیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ یعنی اُس کے صغیرہ گناہ کتنے بھی ہوں نماز اِشراق اور مصلےٰ پر بیٹھے رہنے کی برکت سے معاف ہو جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جو مسلمان فجر کی نماز

باجماعت پڑھے پھر بیٹھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر (طلوع آفتاب کے بعد) دو رکعت (نفل) نماز (اشراق) پڑھے تو اُسے حج اور عمرہ کا پورا (یعنی پورے حج اور عمرہ) کا ثواب حاصل ہوگا۔ پورا پورا پورا۔

چاشت کی نماز

اِسے ''صَلٰوۃُ الضُّحٰی'' کہتے ہیں، نماز چاشت کا وقت صبح 9 بجے سے لیکر ساڑھے 11 بجے تک ہوتا ہے چاشت کی کم ازکم چار اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ میرے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ نے غسل (شریف) فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے اِس سے ہلکی نماز کوئی نہ دیکھی بجز اس کے آپ ﷺ رکوع اور سجدہ پورا کرتے تھے دوسری روایت میں ہے یہ وقت چاشت کا تھا۔''

نمازِ حاجت

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (عزوجل) سے دُعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے (یعنی آنکھ کی خرابی دُور ہو جائے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دُعا فرماؤں اور اگر تو صبر کرے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا، آپ ﷺ دُعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور اِن کے ساتھ دُعا کر۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس کو فرمایا، دو رکعت نماز ادا کر اور یوں دُعا کر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ

اے میرے اللہ (جل جلالہ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ

تیرے نبی پاک' رحمتوں والے نبی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں

اِنِّیْٓ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے اس حاجت کے لئے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میرے

لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

لئے پوری ہو جائے۔ اے میرے اللہ (جل جلالہ) پس قبول فرما ان کی شفاعت میرے حق میں۔

نمازِ تسبیح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:- اے عباس' اے چچا (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں' کچھ عطا نہ کروں' کچھ نہ بتاؤں۔ کیا تمہارے ساتھ دس بھلائیاں نہ کروں؟ جب تم وہ کرلو تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اگلے' پچھلے' نئے پرانے' دانستہ یا نادانستہ' چھوٹے' بڑے' چھپے اور کھلے گناہ معاف کردے۔ تم چار رکعتیں پڑھو"۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے' حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے نمازِ تسبیح کا طریقہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں' تکبیرِ اولیٰ کے بعد ثناء پڑھی جائے اور ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر تعوذ اور تسمیہ پڑھا جائے پھر سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس

بار تسبیح مذکورہ پڑھی جائے پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ ط کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کہنے کے بعد قومہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے پہلے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط پڑھنے کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر پہلے سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد جلسہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر دوسرے سجدہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ اس طرح یہ ۷۵ مرتبہ ہوا۔

مسئلہ : اگر سجدہ سہو واجب ہو تو جب دو سجدے کریں تو ان دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھیں۔ قومہ کی تسبیح سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اُسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ کہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ : تسبیح اُنگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر

مسئلہ : ہر وقتِ غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار)۔

شب برأت میں پڑھی جانے والی نماز

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴ بار سورۃ الفلق، ۱۴ مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور ایک مرتبہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ...... (التوبہ:۱۲۸) کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اُس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو اس طرح نماز ادا کرے؟ تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس طرح نماز پڑھے جیسے تو نے مجھے دیکھا ہے تو اُس کے لئے بیس حج مبرور اور بیس سال کے روزوں

کا ثواب ہے اور اگر اس رات کے بعد دن میں روزہ رکھے تو دو سال کے روزوں کا اُس کے لئے ثواب ہے۔ ایک سال ماضی کا اور ایک سال مستقبل کا۔

صلاۃ الخیر

شعبان المعظم کی پندرہویں رات ایک نماز پڑھی جاتی ہے۔ جس کو صلاۃ الخیر یا نماز خیر کہتے ہیں۔ اِس کی سو (۱۰۰) رکعتیں ہیں جن میں ہزار مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف پڑھی جاتی ہے بایں انداز کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ شریف کے بعد 10 مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ چار چار رکعت کر کے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ مگر چار رکعت کی صورت میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو التحیات پڑھنے کے بعد دُرود شریف بھی پڑھیں اور جب تیسری رکعت شروع کریں تو پہلی رکعت کی طرح اِس میں بھی ثناء پڑھیں لیکن اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ نہ پڑھیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''مجھے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اِس رات اِس نماز کو اَدا کرے گا' اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی طرف ستر (۷۰) بارنگاہِ کرم فرمائے گا اور ہر نگاہِ کرم کی برکت سے نماز پڑھنے والے کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔ اِن حاجتوں میں سے ایک حاجت اُس کی بخشش ہے''۔

نمازِ اوّابین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (نماز) مغرب کے بعد چھ (۶) رکعتیں پڑھے اور اُن کے درمیان کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالے' تو وہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی''۔

حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'' جو شخص نمازِ مغرب کے بعد کسی قسم کی بات کرنے سے پہلے چھ (۶) رکعات نماز ادا کرے گا اُس کے

پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔“

حضرت علامہ علاؤالدین متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کنزالعمال میں لکھا ہے‘

”مغرب اور عشاء کے درمیان جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نمازِ اوّابین کہلاتی ہے“۔

حضرت ابن نصر علیہ الرحمہ نے حضرت محمد بن المنکد ر علیہ الرحمہ سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

نمازِ استخارہ پڑھنے کا طریقہ اور دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اس میں اپنے پروردگار عزوجل کے حضور سات مرتبہ اِستخارہ کر پھر نظر کر کہ تیرے دِل میں کیا گزرا کیونکہ اِسی میں خیر ہے“۔

کوئی شخص کسی کام کا اِرادہ کرے اور اُس کی صلاحیت نہ جانتا ہو تو اِستخارہ اور اُس کے بعد دُعا کرنا رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اور جن اُمور کی صلاحیت جانتا ہو جیسے حج‘ جہاد اور دیگر عبادات وغیرہ اِن میں اِستخارہ کی حاجت نہیں‘ البتہ اگر یہ معلوم کرنا چاہے کہ موجودہ سال میں میرے لئے حج کرنا کیسا ہوگا؟ تو اِستخارہ کر لینا اچھا ہے۔ اِسی طرح نکاح وشادی کے کرنے سے پہلے بھی اِستخارہ کر لینا چاہیے۔ اِس سے برکت بھی حاصل ہوتی ہے اور کسی قسم کی پریشانی کا سامنا بھی نہیں ہوتا۔

جن اَوقات میں نماز پڑھنا منع ہے‘ اُن اَوقات میں اِستخارہ درست نہیں۔

”بہار شریعت“ میں حضرت مفتی امجد علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے‘ بعض مشائخ سے منقول ہے کہ اِستخارہ کرنے والا/ کرنے والی باوضو قبلہ رو اس طرح سوئے جیسا کہ حدیث شریف میں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرمانے کا مقدس انداز منقول ہے‘ فرماتے ہیں‘ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھی جائے تو وہ کام جس کے لئے اِستخارہ کیا گیا ہو وہ بہتر ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھی جائے تو وہ کام بُرا ہے اُس سے بچا جائے۔

حضرت علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الاذکار میں لکھتے ہیں کہ دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد دُعائے اِستخارہ کی جائے۔ دُعائے اِستخارہ کے اوّل و آخر سورۃ الفاتحہ شریف اور دُرود وسلام پڑھا جائے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمایا۔ نمازِ اِستخارہ کے بعد جو دُعا پڑھنی ہے وہ اِس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُكَ بِعِلۡمِكَ وَ اَسۡتَقۡدِرُكَ
بِقُدۡرَتِكَ وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِیۡمِ
فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ
عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ
ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ
اَمۡرِیۡ وَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ فَاقۡدُرۡهُ لِیۡ
وَیَسِّرۡهُ لِیۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِیۡ فِیۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ
اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ
اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِهٖ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ

وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ

اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ ط

(ترجمہ) ''اے میرے اللہ (جل جلالک) میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلہ سے طاقت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تجھے علم ہے اور مجھے علم نہیں۔ تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے میرے اللہ (جل شانک) تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام (جس کا میں قصد اور ارادہ رکھتا ہوں / رکھتی ہوں) میرے دین وایمان اور میری دُنیا اور میرے اَنجام خیر کے لئے دُنیا وآخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو یہ میرے نصیب میں کردے اور میرے لئے آسان فرما اور اِس میں میرے واسطے برکت دے۔ اے میرے اللہ (ﷻ) اور تو جانتا ہے اگر یہ کام میرے لئے بُرا ہے تو اِس کو مجھ سے اور مجھے اِس سے پھیر دے اور جہاں کہیں میرے لئے بہتری ہو وہ میرے لئے مقدر فرما پھر اسی سے راضی کر دے۔'' ان کلمات کی ادائیگی کے بعد رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: پھر اپنی حاجت اور مراد کا ذکر کیا جائے۔ اِستخارہ کرنے والا اور کرنے والی گویا اللہ ﷻ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں التجا کرتا ہے / کرتی ہے کیا یہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں۔؟''

نمازِ تہجد

تہجد کے معنی ہیں (نماز کے لئے) نیند کو ترک کرنا۔ ''ھجود'' نیند کو کہتے ہیں۔ حضرت اِمام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے تہجد جب بیدار ہو جانے کو کہتے ہیں تو یہ سونے کے بعد ہی ہوگا۔ رات بھر جاگنے اور نماز پڑھنے کو تہجد نہیں کہا جائیگا۔ نماز عشاء پڑھ کر نماز تہجد سے پہلے سونا شرط ہے۔

نمازِ تہجد کا وقت عشاء کی نماز پڑھ کر رات کو سو کر جاگنے سے شروع ہوتا ہے

اور طلوعِ صبح صادق پر ختم ہو جاتا ہے۔ آخر رات میں نمازِ تہجد پڑھنا شروع رات میں پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تہائی رات کا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا ربِّ کریم ہر رات آسمان دُنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے''۔

سجدۂ تلاوت

قرآن شریف میں چودہ مقامات اَیسے ہیں جن کے پڑھنے اور سُننے پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اَیسے مقامات پر قرآنِ مجید میں حاشیے پر السجدۃ لکھا ہوتا ہے۔ جب سجدہ کی آیتِ مبارکہ تلاوت کی جائے تو اُسی وقت سجدہ کر لینا چاہئے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے اُسی وقت نہ کیا جاسکے تو پھر یہی سجدہ بعد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ جو شخص تلاوتِ قرآنِ مجید سن رہا ہو جب سجدہ والی آیتِ مبارکہ آئے تو اُس پر بھی سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ نمازِ تراویح میں جب اِمام صاحب آیت سجدہ تلاوت کرتے ہیں تو تمام نمازی حضرات اِمام صاحب کی متابعت میں سجدہ بھی کرتے ہیں۔

نمازِ قصر

گھر سے تقریباً 92 کلومیٹر یا اِس سے دُور جانے والا اور پندرہ دنوں سے کم ٹھہرنے والا شخص مسافر کہلاتا ہے۔ اَیسا شخص نماز قصر پڑھے گا۔ یعنی ظہر، عصر اور عشاء کے چار فرضوں کی بجائے دو رکعت فرض پڑھے گا، لیکن مغرب کے فرض تین ہی ہوں گے اُن میں کمی نہیں ہوگی اور عشاء کے تین وِتر بھی اَدا کرنا ہوں گے۔ اگر سہولت ہو اور وقت بھی ہو تو سنّتیں اور نفل بھی اَدا کیے جائیں۔ دورانِ سفر فرض نماز سواری سے اُتر کر پڑھی جاتی ہے اگرچہ سنّتیں اور نوافل چلتی سواری پر بھی پڑھ سکتے ہیں اگر سنّتیں اور نوافل کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکیں تو بیٹھ کر پڑھ لیں۔ بیٹھ کر نہ پڑھ سکیں تو لیٹ کر اَدا کر لیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پندرہ دن سے کم کے اِرادہ سے سفر پر جائے مگر اُسے پندرہ دن

سے زیادہ دن لگ جائیں تو ایسی صورت میں ایسا شخص نماز قصر ہی ادا کرے گا۔

نمازِ جمعہ کی شرائط

ظہر کا وقت ہونا۔ امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی ہونا۔ مسجد کا دروازہ کھلا ہونا۔ عام اجازت ہونا۔ عربی خطبہ۔

نمازِ جمعہ کے دو فرض ہوتے ہیں۔

جہاں ان شرائط کی تکمیل نہ ہوتی ہو وہاں نمازِ جمعہ کی بجائے نمازِ ظہر پڑھی جائے۔

مسجدِ حرام میں نماز

حدیثِ مبارکہ کے مطابق مسجدِ حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ کعبہ شریف ہم مسلمانوں کا قبلہ ہے اور ہم اُس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ نمازی کعبہ شریف کی عمارت کے جس طرف بھی کھڑا ہو اُس کی طرف منہ کرے گا اُس کا قبلہ درست ہو جائے گا۔ کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں امام اور نمازیوں کا رخ ایک ہی طرف ہونا ضروری نہیں کیوں کہ ہر نمازی کا رخ کعبہ کی طرف ہوتا ہے۔ ہاں البتہ جس طرف امام کھڑا ہے اُدھر کوئی نمازی امام سے آگے کھڑا نہ ہو۔ اگر وہ امام سے آگے کھڑا ہوگا تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ البتہ اگر کعبہ شریف کی دوسری طرف کے نمازی امام کی نسبت کعبہ شریف سے نزدیک ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ضمیمہ

(۱) امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت میں فجر، مغرب اور عشاء کے وقت مقتدی اگر اُس وقت جماعت میں شامل ہو کہ امام صاحب تلاوتِ قرآنِ مجید شروع کر چکے ہوں تو مقتدی ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش کھڑا رہے۔ کیونکہ تلاوتِ

قرآنِ مجید کے وقت خاموش رہنا فرض ہے۔ ثناء اُس وقت تک پڑھ سکتے ہیں کہ امام صاحب قرأت' باآواز بلند شروع نہ کریں (۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب امام صاحب' قرأت کرتے ہوں اور قرأت کے دوران وقفہ ہو تو مقتدی ایک ایک، دو دو لفظ ثناء کے پڑھ سکتا ہے مگر یہ بات ضعیف اور غیر مختار ہے، درست نہیں ہے۔ (۳) **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ** صرف پہلی رکعت میں پڑھنا سُنّت ہے۔ اگر کوئی نمازی دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت میں شامل ہو تو ثناء نہ پڑھے۔ کیونکہ دوسری' تیسری یا چوتھی رکعت ثناء کا محل نہیں۔ بلکہ جب اِمام صاحب سلام پھیریں تو بعد میں آنے والا وہ مقتدی جو ایک دو رکعتیں گزر جانے کے بعد نماز میں شامل ہوا ہے (جسے مَسْبُوق کہتے ہیں) سلام نہیں پھیرے گا بلکہ وہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر کھڑا ہو جائے گا تو جب اپنی پہلی رکعت اَدا کرے گا تو ثناء پڑھے گا۔ (۴) سورۃ الفاتحہ شریف سے پہلے **بِسْمِ اللّٰہِ** شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (۵) اگر فجر کی نماز کے فرضوں کی جماعت کھڑی ہو چکی ہو اور نمازی نے اَبھی سُنّتیں پڑھنی ہوں تو جماعت میں شامل ہونے سے پہلے سُنّتیں اَدا کرے۔ اگر اندیشہ ہو کہ سُنّتیں پڑھے گا تو جماعت فوت ہو جائے گی تو پہلے نمازِ فجر کے دو فرض اَدا کیے جائیں۔ پھر سورج طلوع ہونے کے بیس منٹ بعد سُنّتیں اَدا کی جائیں اِس لئے کہ فجر اور عصر کی جماعت کے بعد کوئی سُنّت یا نفل وغیرہ اَدا نہیں کیے جاسکتے۔ (۶) اگر کوئی شخص اِمام صاحب کو رکوع میں دیکھے اور فقط تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے بغیر رکوع میں مل جائے تو اُس کی رکعت بھی ہو جائے گی اور نماز بھی ہو جائے گی۔ مگر رکوع کی تکبیر جو سُنّت ہے وہ فوت ہو گئی۔ جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بھاگ کر جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہئے بلکہ بڑی متانت اور باوقار اَنداز میں صف کی درستگی کا خیال رکھتے ہوئے جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔ (۷) اگر کسی نمازی کی نماز باجماعت اَدا کرنے کی صورت میں ایک' دو یا تین یا پوری چار رکعتیں قیام و رکوع کے ساتھ نہ پڑھی جائیں یا التحیات میں

شامل ہوتو ایسے نمازی کو امام صاحب کے ساتھ آخری قعدہ میں التحیات ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھنی چاہئے تاکہ اُس کی التحیات امام صاحب کے سلام پھیرنے کے ساتھ ختم ہو اور اگر ایسا نمازی التحیات پڑھ چکا ہو اور امام صاحب نے ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو ایسا مقتدی نمازی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بار بار پڑھتا رہے یہاں تک کہ امام صاحب سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نماز میں اگر قرآنِ مجید کی سُورتیں الٹی پڑھی جائیں مثلاً سورۃ العصر کو بعد میں پڑھا اور سورۃ الاخلاص کو پہلے تو اِس سے نہ تو نماز کا اِعادہ ہے اور نہ ہی کوئی واجب ترک ہوتا ہے۔ اور نہ ہی سجدہ سہو کی ضرورت ہے۔ ہاں البتہ جان بوجھ کر ایسا کرنا جائز نہیں اگر قصداً کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نمازی دوسری رکعت میں پہلی رکعت میں پڑھی گئی سُورت سے اگلی سُورت پڑھنا چاہتا ہے یعنی بعد کی سُورت پڑھنا چاہتا ہے مگر دوسری رکعت میں اُس سے پہلی یا پچھلی سُورت کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے۔ تو اب اُسی کو پڑھنا چاہئے کیونکہ اب اُس کا حق ہے۔

عشاء کی نماز کے وِتروں کے بعد آخری دو نفل دوسرے نوافل کی طرح کھڑے ہو کر پڑھنے چاہیں۔ اگرچہ آپ ﷺ نے یہ نفل بیٹھ کر بھی پڑھے مگر ساتھ ہی آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری مثل نہیں ہوں میرا ثواب قیام وقعود دونوں میں یکساں ہے''۔ اُمتی کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ جس مقتدی کی ایک یا دو رکعتیں رہتی ہوں اور امام صاحب نے سجدہ سہو کرنا ہو تو ایسے مقتدی کو سجدہ سہو میں امام صاحب کی پیروی تو کرنا ہوگی لیکن سلام نہیں پھیرے گا۔ اگر غلطی سے سلام بھی پھیر لیا تو حرج نہیں۔

بعض لوگ ذراسی بیماری، کمزوری، بے طاقتی میں ساری نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں حالانکہ یہی لوگ جو ضعف و مرض کی وجہ سے فرض بیٹھ کر پڑھتے ہیں' لوگوں سے

باتیں کرتے وقت اُتنی دیر کھڑے رہتے ہیں کہ جتنی دیر میں دس بارہ رکعتیں ادا کی جاسکتی ہیں۔ اَیسے لوگوں کو بیٹھ کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام کر کے اَدا کریں۔ قیام شرطِ نماز ہے۔ لٰہذا لازم ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے جب قدرت نہ رہے تو بیٹھ جائے۔ نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اگرچہ ثواب آدھا رہ جاتا ہے۔ فرض، واجب جیسے وِتر، نذر کے نوافل اور سُنّتِ فجر چلتی ریل میں اَدا نہیں ہوتے اگر ریل گاڑی کہیں نہ رُکے اور وقت نکلنے کا خطرہ ہو تو اَیسی صورت میں نماز پڑھ لینی چاہئے۔ پھر جب گاڑی کسی اسٹیشن پر رُکے تو چلتی ریل گاڑی میں پڑھی گئی نماز کا اِعادہ کر لینا چاہئے۔ بیٹھ کر نماز کی حالت میں رکوع کرتے وقت اِس قدر جھکنا چاہئے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اِس طرح رکوع کرتے وقت سرین نہیں اُٹھانے چاہئیں۔ التحیات میں اُنگشتِ شہادت سے اِشارہ کرنا شیطان پر سخت ہے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے جلسۂ تشہد میں چھوٹی اُنگلی اور ساتھ والی اُنگلی مبارک کو بند کیا پھر بیچ کی اُنگلی مبارک کو اَنگوٹھے مبارک کے ساتھ حلقہ بنایا اور اُنگشتِ شہادت سے اِشارہ فرمایا۔ اُنگشتِ شہادت سے اِشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کی اُنگلیاں کھول لینی چاہئے اور اُن کا رُخ قبلہ شریف کی جانب کر لینا چاہئے۔

مسئلہ: جمعۃ المبارک کے دو فرض اَدا کرنے کے لئے اِتنی نیّت کافی ہے کہ آج کی فرض نمازِ جمعۃ المبارک اور چاہے تو دو رکعت نمازِ جمعۃ المبارک بھی کہہ لیا جائے۔ چار رکعت سُنّت' نمازِ جمعۃ المبارک سے پہلے اور چار اور دو یعنی چھ رکعت نماز سُنّتِ مؤکّدہ جمعۃ المبارک کے بعد اِن کی نیّت اِس طرح کریں گے چار رکعت سُنّت قبل نمازِ جمعۃ المبارک اور بعد نمازِ جمعۃ المبارک پہلے چار سُنّتیں اور پھر دو سُنّتیں اِس اَنداز میں کہ چار رکعت سُنّت بعد نمازِ جمعۃ المبارک بندگی اللہ تبارک وتعالیٰ کی منہ طرف کعبہ شریف۔

مسئلہ: نماز پڑھنے کے بعد مصلے کو اُلٹ دینا چاہئے یا لپیٹ دینا چاہئے۔ پورا لپیٹ دینا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے کہ ''شیاطین تمہارے کپڑے اِستعمال میں لاتے ہیں تو کپڑے اُتار کر تہہ کیا کرو کیونکہ شیطان تہہ شدہ کپڑے نہیں پہنتا''۔ ایک حدیث شریف میں ہے جہاں کوئی بچھونا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اُس پر شیطان سوتا ہے۔ اِن اَحادیثِ مبارکہ سے اِس کی اَصل نکلتی ہے کہ مصلے کو لپیٹ دینا بہتر ہے۔ سود خور اِمام کے پیچھے نماز ناقص ومکروہ ہے۔ اگر پڑھ لی تو لوٹائی جائے۔ اگرچہ مدّت گزر چکی ہو۔ اَیسے آدمی کو اِمام ہی نہ بنایا جائے۔ اگر اَیسے اِمام کو ہٹانے کی قدرت ہو تو اُسے معزول کر کے صحیح العقیدہ، صحیح القرأۃ متقی اِمام مقرر کیا جائے۔ اگر اَیسے اِمام کو ہٹانے کی قدرت نہ ہو تو نماز جمعۃ المبارک اور دیگر نمازوں کے لئے دوسری مسجد میں جائیں۔ یونہی اگر اِمام کی ڈاڑھی مقدارِ شرع (یعنی ایک مُشت) سے کم ہو اور ہمیشہ ترشواتا ہو وہ فاسقِ معلن ہے (یعنی اعلانیہ فسق وفجور کرنے والا) اَیسے شخص کو اِمام بنانا گناہ ہے اور اِس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہِ تحریمی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی میّت کو غسل دیتا ہے تو اُس کے پیچھے بلا کراہت نماز جائز ہے۔ مسلم میت کو غُسل دینا فرض ہے اور فرض کے اَدا کرنے میں اَجر ہے اور اگر کوئی شخص بلا معاوضہ غُسل نہ دے تو غسل دینے والے کو اُجرت دینا جائز ہے۔

مسنون دُعائیں

گھر سے نکلیں تو کہیں بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ؕ

اللہ (ﷻ) کے نام کے ساتھ میں نے اللہ (ﷻ) پر بھروسہ کیا۔

گھر میں داخل ہوں تو کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

بعدازیں ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص شریف پڑھیں۔

جب مسجد میں داخل ہوں تو پڑھیں اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ

اے اللہ (ﷻ) میرے لئے

اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ؕ

دروازے رحمت کے کھول دے۔

جب مسجد سے نکلیں تو کہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

اے میرے اللہ (ﷻ) میں تجھ سے تیرے

مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ ؕ

فضل اور تیری رحمت کا سوالی ہوں۔

سوتے وقت کی دُعا اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

اے اللہ (عزوجل) میری موت اور زندگی تیرے ہی نام سے ہے۔

جب سو کر اُٹھیں تو پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا

سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے ہمیں

بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؕ

مارنے (سونے) کے بعد زندہ کیا (یعنی اُٹھایا) اور (ہم نے) اُسی کی طرف اُٹھنا ہے۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دُعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ

اے اللہ (عزوجل) میں تیری پناہ پکڑتا ہوں

مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؕ

خبیث نرجنوں اور مادہ جنوں سے

بیت الخلاء سے باہر آتے وقت کی دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے

اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ

مجھ سے اذیت کو دور فرمایا اور مجھ کو عافیت عطا فرمائی۔

یا یہ پڑھیں :

غُفْرَانَكَ تیری بخشش چاہیے۔

کھانا کھانے کی دُعا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔

کھانا کھانے کے بعد کی دُعا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا

سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا

وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ؕ

اور ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے کیا۔

جب کسی کے ہاں کھانا کھائیں تو یہ پڑھیں اَللّٰھُمَّ اَطۡعِمۡ مَنۡ

اے اللہ (عزوجل) کھلا اِس کو

اَطۡعَمَنِیۡ وَاسۡقِ مَنۡ سَقَانِیۡ

جس نے مجھے کھلایا اور پلا اِس کو جس نے مجھے پلایا۔

جب کپڑے پہنیں تو پڑھیں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ کَسَانِیۡ

سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کیلئے ہیں جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ

مَآ اُوَارِیۡ بِہٖ عَوۡرَتِیۡ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیۡ حَیَاتِیۡ ؕ

میں اِس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اِس کے ساتھ زینت حاصل کرتا ہوں۔

جب سواری پر بیٹھ جائیں تو پڑھیں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سُبۡحٰنَ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں وہ جس نے

الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ

اِس کو ہمارے قبضہ میں کیا ورنہ ہم اِس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ؕ

اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

شبِ قدر و شبِ براءت میں پڑھی جانے والی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

اے اللہ (عزوجل) بیشک تو

عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

معاف فرمانے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے پس مجھ کو معاف فرمادے۔

جب قبرستان جائیں تو کہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ

سلام ہو تم پر اے قبروں والو!

الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا

اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے اور تم آگے جا چکے ہو

وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ ؕ

اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں

جب آئینہ دیکھیں تو پڑھیں

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ

اے اللہ (عزوجل) تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے

فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

تو میری سیرت کو بھی اچھا بنادے۔

جب چاند دیکھیں تو پڑھیں اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ

اے اللہ (عزوجل) اس چاند کو ہم پر برکت'

وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ

ایمان' خیریت اور سلامتی والا کردے اور (ہمیں) اُس (عمل) کی توفیق عطا فرما

لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط

جو تجھے پسند اور پیارا ہو (اے چاند) میرا اور تیرا رب' اللہ (عزوجل) ہے۔

جب کوئی مصیبت پہنچے تو پڑھیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ط

بیشک ہم اللہ (عزوجل) کے ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ

اے اللہ (عزوجل) میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں

فِیْهَا وَ اَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا ط

اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ عطا فرما۔

کوئی قرض اور فکر ہو تو یہ دُعا کریں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ

اے اللہ (عزوجل) میں تیری پناہ مانگتا

مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ

ہوں فکر اور غم سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں

غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ط

قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی۔

روزے رکھنے کی نیت وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ

اور میں کل کے روزہ کی نیت کرتا / کرتی ہوں

مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط

رمضان (المبارک) کے مہینے کی۔

روزہ افطار کرنے کی نیت اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میں نے تیرے لئے روزہ رکھا

وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

اور تیرے رزق پر اِفطار کیا۔

یہ دُعا کم از کم کوئی چیز کھانے یا پینے کے بعد پڑھنی چاہیئے۔

نظر بد لگے تو یہ پڑھ کر دم کریں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ

اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ (عزوجل)

اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَ وَصَبَهَا

اِس کی گرمی کو دُور فرما اور اِس کی سردی کو دُور فرما اور اِس کے دَرد کو دُور فرما۔

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور
منیر احمد یوسفی کی تالیفات

اشاعت دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور۔

ہیڈ آفس **جامع مسجد نگینہ**

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چاند کالونی) لاہور Ph: 042-36880027-28,0300-4274936
Web: www.seedharastah.com E-mail: info@seedharastah.com